جدید ایڈیشن

اِذَا رَاَیتُمُ الَّذِینَ یَسُبُّونَ اَصحَابِی فَقُولُوا لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُم

مشکوٰۃ شریف صفحہ 554 جلد نمبر 2

جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحابؓ کو گالیاں بکتے ہیں تو تم یوں کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو۔

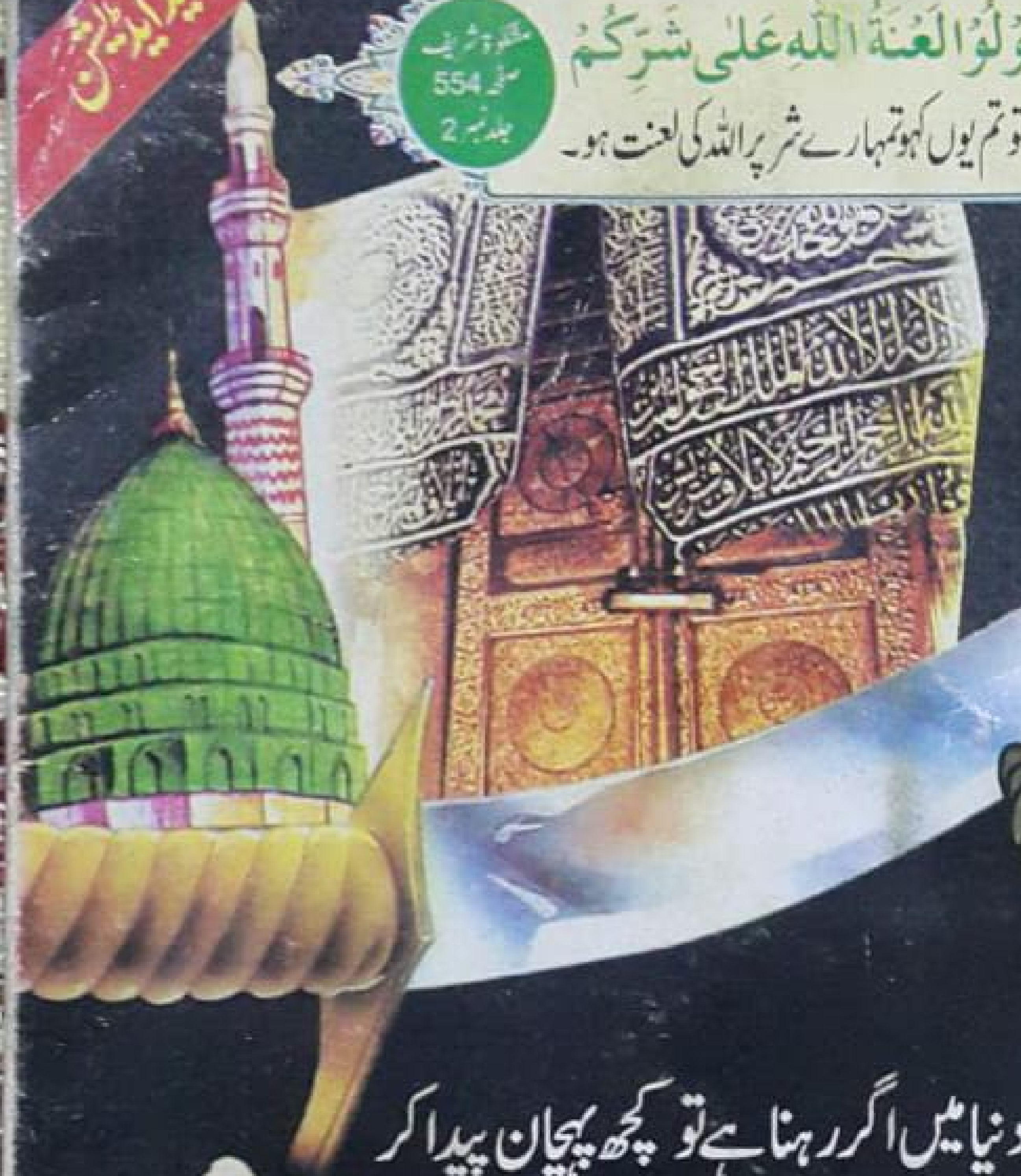

1400 سال سے
امت مسلمہ کو سب سے
زیادہ نقصان
پہنچانے والے گروہ کی
نقاب کشائی

دنیا میں اگر رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر
لباس خضر میں اکثر راہزن بھی ہوتے ہیں

راہزن کی شناخت

مجلس محافظ اساس اسلام پاکستان

حرفِ آغاز

ابتدائے اسلام سے اب تک ہزار ہا فتنوں نے اسلام سے پنجہ آزمائی کی اور پھر منہ کی کھائی۔ "سپاہ اسلام" ان فتنوں کے سامنے فولادی دیوار بنے رہے۔

ایک بھیانک کردار، مکروہ عزائم اور پلید عقائد کے حامل اسلام کے لبادہ میں کفریہ نظریات کے پھیلانے میں صدیوں سے مصروف عمل "فتنہ رافضیت" جسکی روک تھام اور سرکوبی کیلئے، اور امت مسلمہ کے تحفظ ایمان کی خاطر دورِ حاضر میں ایک تحریک "سپاہ صحابہؓ" کے نام سے امیر عزیمت علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی قیادت میں معرضِ وجود میں لائی گئی۔

پاکستان کے اندر روئے زمین کے اس بدترین کفر "مذہب شیعہ" کو بے نقاب کرنے کا کام شروع ہوا تو۔ اس وقت سے ہی "سپاہ صحابہؓ" کے مجاہد کارکنوں نے فرض شناس قیادت کی زیر سرپرستی اہم اور دشوار گزار کام کو سرانجام دینے میں کسی بھی قسم کی کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ اور ہر قسم کے مشکل حالات و مصائب، بدترین حکومتی آپریشنز، اور ایران نواز پاکستانی شیعہ لابی کی دہشتگردی کا نشانہ بننے کے باوجود "سپاہ صحابہؓ" کے [illegible] کارکنوں نے دینِ حق "اسلام" اور دینِ کذب "شیعت" کے درمیان موجود واضح فرق کو امتِ مسلمہ خصوصاً مسلمانانِ پاکستان کے علم میں لانے کیلئے تن، من، دھن کی بازی لگائے رکھی۔ "سپاہ صحابہؓ" کے کارکنان نے حتی الامکان مسلم امہ تک "سپاہ صحابہؓ" کے مشن و اغراض و مقاصد، اور اسکی تشکیل کی وجوہات پہنچانے کی بھرپور کوشش کیں۔ اسی سلسلے میں "سپاہ صحابہؓ" کی یہ کوشش بھی تھی کہ "شیعت" کے خلاف تمام تر جدوجہد کے ساتھ ایک ایسا لٹریچر شائع کیا جائے جو نہ صرف آسان، عام فہم ہو، بلکہ "شیعت" کے بدترین کفریہ عقائد و نظریات سے پردہ اٹھانے کیلئے اور امت مسلمہ کی آنکھیں کھولنے کیلئے معاون ثابت ہو اور سپاہ صحابہؓ کی جدوجہد میں آسانی میسر ہو۔

یہ کتابچہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ جو رسالہ کی شکل میں ایک مکمل دستاویز ہے۔ جسمیں مذہب شیعہ کی تاریخ، پس منظر، عزائم اور تبراء پر مبنی عقائد کے ذکر کے علاوہ مذہب شیعہ کی بنیادی کتب اور انکے مصنفین کا مختصر خاکہ اور ان کی کتب کی اہمیت کا بھی ذکر ہیں۔ آخر میں اکابرین ملت کی آرائیں اور فتاویٰ جات کے علاوہ آپکی سہولت کے پیش نظر سلیس اردو پر مشتمل مختلف علمائے کرام کی تاریخ شیعیت، افکار اور عزائم شیعیت کے متعلق تصانیف کی فہرست بھی دی گئی ہے۔

اس لحاظ سے بھی یہ کتابچہ اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں "سپاہ صحابہؓ" کا موقف بھی پیش کیا گیا کہ اسکے معرضِ وجود میں آنے کا مقصد، اہداف اور مطالبات کیا ہیں۔ اسکا مطالعہ کریں۔ اور فیصلہ کریں کہ سپاہ صحابہؓ کا مشن اور مطالبہ حق و صداقت پر مبنی ہے یا نہیں؟ ... آیا یہ تحریک جاری و ساری رہے یا نہیں؟

اگر یہ سب کچھ حق وصداقت پر مبنی ہے تو پھر .... ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ اسلام کو اگلی نسل تک اسکی حقیقی روح سمیت سپرد کریں۔ اپنے فرض سے سبکدوش ہو کر آخرت میں سرخ رو ہوں آج یہ گروہ پہلے سے زیادہ طاقت کے ساتھ نئی نسل کے عقائد وایمان کو دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے ہمارا فرض ہے کہ آگے بڑھیں اور اس شیطنت کا پردہ چاک کریں اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ امین

شیعہ مذہب کی ابتداء

دین اسلام جب نجات دھندہ بن کر مشرق ومغرب میں پھیلا اور خلفاء ثلاثہ ؓ کے دور مبارک میں یہود و نصاریٰ، مجوس و مشرکین کے علاقے اللہ تعالیٰ کی عنایت سے صحابہ کرام ؓ کے ہاتھوں فتح ہوئے اور کفار کو قید وقتل اور ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑا تو کفر خصوصاً یہود کی مذہبی ریاست کو سخت دھچکہ لگا، علمائے یہود سخت سراسیمہ ہوئے، نجات کا راستہ تلاش کرنے لگے۔ اول دو خلفائے کرام ؓ کے دور مبارک میں انہوں نے بہت ہاتھ پاؤں مارے، میدان حرب وضرب گرم کئے۔ چونکہ نصرتِ الٰہی اسلام کی پشت پناہ تھی۔ اس لئے بجز ذلت وخواری کے کچھ ہاتھ نہ آیا۔ تو انہوں نے کھلے کفر کو منافقت کا لباس پہنانے کا فیصلہ کر کے اپنے ایک ھم خیال طبقہ کو اسلام کا لبادہ پہنایا اور انہیں اسلام میں نقب لگانے کی ترغیب دی۔ چنانچہ یہ گروہ بظاہر مسلمان مگر در پردہ نورِ اسلام کو بجھانے اور مسلمانوں میں فتنہ وفساد اور بغض وعناد کو ہو دینے کی تدبیروں میں لگ گیا۔ یہودی الہ کار ابن سباء نے ساتھیوں کی مدد سے اپنی فطری مکاری سے کام لے کر شیعت کی بنیاد رکھی۔ اور خلیفہ ثالث حضرت عثمان ؓ کے خلاف علم بغاوت بلند کردیا اور سرکشی کی آگ بھڑکا دی۔ ان سارے فتنہ انگیز پروگراموں پر جو سالوں سے ترتیب دیئے جا رہے تھے۔ اور جن کو دبدبہ اسلام کے سبب زبان پر لانے کی جرأت نہ کر پا رہے تھے۔ علی الاعلان عمل شروع کردیا جس کے نتیجے میں حضرت عثمان ؓ کی مظلومانہ شہادت کا جان گداز واقعہ رونما ہوا۔ پھر جب حضرت علی ؓ خلیفہ بنے تو منافقین نے اپنے آپ کو حضرت علی ؓ کے مخلص محبین کے رنگ میں پیش کرنا شروع کردیا۔ اور اپنے آپ کو ''شیعانِ علی'' کہنے لگے۔ اور حالات سازگار دیکھ کر اپنے اصلی پروگرام کیلئے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کردئے۔

اس گروہ کا سرغنہ .... عبداللہ بن سباء یمنی صنعانی ...... تھا۔ جو اصلاً یہودی تھا۔ جو یہودی ہونے کے زمانے میں اسلام اور مسلمانوں کا کھلا دشمن تھا، دھوکے اور فریب کاری کا ماہر، حرب وضرب کی چالوں سے خوب واقف، فتنہ انگیزی میں یکتا سیاسی چالوں سے آشنا تھا۔ اس نے یہودی سیاست کو بروئے کار لاتے ہوئے طریقہ واردات بدل دیا!!! اجتماعی ہنگامہ آرائی سے ہٹ کر افراد پر توجہ دینی شروع کی۔ اور ہر فتنہ پرداز کو نئے طریق سے فریب دینا شروع کیا۔ اور ہر ایک کی استعداد کے مطابق اسکے دل میں گمراہی کی کاشت کرنے لگا۔ سب سے پہلے خاندانِ نبوت کے ساتھ خلوص ومحبت کا حربہ اختیار کیا، اور لوگوں کو اہل بیت ؓ کی نسبت پر مضبوط و پختہ رہنے کی تلقین کرنے لگا۔ حضرت علی ؓ کے حق خلافت کی تائید، خلفاء ثلاثہ ؓ کی باتوں پر

کان نہ دھرنے کی پالیسی اختیار کرنے کو کہنے لگا۔ کچھ پذیرائی ملی تو کہنا شروع کر دیا کہ نبی علیہ ﷺ کے بعد حضرت علیؓ سب سے افضل ہیں۔ اور سب سے اقرب ہیں۔ کیونکہ آپؓ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی اور داماد ہیں۔ حضرت علیؓ سے متعلق قرآن واحادیث میں مذکور فضائل کے ساتھ ساتھ اپنی طرف سے احادیث گھڑ گھڑ کر لوگوں میں پھیلانی شروع کیں۔ جب دیکھا کہ اس کے شاگردوں اور ماننے والوں پر اسکا اثر ہو چکا ہے۔ تو پھر اس نے مزید کہا کہ حضرت علیؓ پیغمبر علیہ ﷺ کے وصی تھے اور انہوں نے کھلے عام ان کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔ لیکن صحابہ کرامؓ نے مکر سے (نعوذ باللہ من ذلک) اور اقتدار کی خاطر آنحضرت ﷺ کی وصیت کو ضائع کر دیا۔ اور خدا اور رسول کی اطاعت نہیں کی حضرت علیؓ کے حق کو تلف کر دیا۔ دنیا کے لالچ میں آ کر دین بھی چھوڑ دیا۔ اسکی وسوسہ اندازی کا یہ نتیجہ نکلا کہ ان باتوں تذکرہ اور خلفاء پر طعن و تشنیع کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ مناظرہ بازی اور جھگڑوں کا آغاز ہو گیا۔ حضرت علیؓ نے بر سر منبر خطبوں میں بارہا اس جماعت منافقین سے اپنی نفرت و بیزاری کا اظہار فرمایا۔ سرگرم لوگوں کو ڈرایا دھمکایا۔ ابن سبا نے دیکھا کہ تیر نشانہ پر جا لگا ہے اور مسلمانوں کے عقیدہ میں فتنہ وفساد کا بیج بار آور ہو گیا ہے تو ایک اور بڑی خطرناک چال چلی اور لوگوں کو یہ باور کرایا، کہ حضرت علیؓ میں خدائی صفات پوشیدہ ہیں گرچہ وہ بشری صورت میں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ اور کہا کہ ان سے ایسی باتوں کا ظہور ہوتا ہے۔ جو انسانی طاقت سے بالاتر ہیں۔ مثلاً غیب کی خبروں کا سنانا، مردوں کو زندہ کرنا، اللہ کی ذات اور دنیا کے حقائق بیان کرنا، باریک سے باریک تر امور پر کشف اور دست رس، اور وہ قوت وطاقت کہ دنیا والوں نے دیکھی نہ سنی۔ جب یہ عقیدہ بھی لوگوں میں پھیلتا چلا گیا۔ اور جناب امیر المومنینؓ کے سمع مبارک تک بھی پہنچا۔ تو آپؓ نے استاد اور شاگرد سب کو پکڑا اور فرمایا کہ اگر تم نے ان خرافات سے توبہ نہ کی تو سب کو آگ میں جلا کر مار ڈالوں گا لیکن انہوں نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا اور توبہ نہ کی چنانچہ حضرت علیؓ نے خندقیں کھدوا کر ان سب کو اسمیں زندہ جلا دیا۔
(ماخوذ: رجال کشی ص ۱۰۹)

کچھ دو چار غلیظ لوگ بچ نکلے اور اپنے خبث باطن کا اظہار مختلف حیلوں بہانوں سے کرتے رہے۔ حتی کہ خودرو کانٹوں کی طرح مختلف علاقوں میں پھیلتے چلے گئے۔ حق پرست علماء اس وقت بھی اس شتر بے مہار کا راستہ روکنے کیلئے کھڑے ہوئے ہر طرح کی قربانی دی، عیش و آرام کو قربان کر دیا، نتیجہ یہ نکلا کہ "اسلام اپنے حقیقی اور مکمل خدوخال" کے ہم تک پہنچا۔ ہر دور کے کفر کا مقابلہ فرزندانِ اسلام نے بڑی جانفشانی کے ساتھ کیا۔

شراب عشق نہیں بدلی، پر جام بدلتے رہتے ہیں
سدا حق کا علم لہراتا ہے، پر ہاتھ بدلتے رہتے ہیں
حالات سے ٹکرا کر جینا، یہ حق والوں کی عادت ہے
حالات کی تو تقلید نہ کر، حالات بدلتے رہتے ہیں

قارئین وناظرین سے التماس

ذیل میں درج حوالہ جات جوانکی کتب سے اقتباسات، کچھ من وعن ترجمہ اور کچھ کئی صفحات کے نچوڑ سے اخذ شدہ نتیجہ کے طور پر حوالہ کیصورت میں نقل کفر کفر نباشد کے اصول کے تحت اور اللہ سے بار بار معافیاں مانگ کر تحریر کئے ہیں ان حوالہ جات کو لکھنے کو جی نہیں چاہتا اور نہ قلم اجازت دیتا ہے لیکن شیعت کی خرافات کو سادہ لوح مسلمانوں تک پہنچانے کے لئے مجبوراً تحریر کئے ہیں تا کہ آپ شیعہ مذہب کی اصلیت سے آگاہ ہو سکیں۔

اپنے آپ کو مومن کہلانے والے بدترین کافروں کے عقائد پر غور کریں

(1) اللہ تعالیٰ کبھی کبھی جھوٹ بھی بولتا ہے اور غلطی بھی کرتا ہے۔ معاذ اللہ

(اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۳۲۸ یعقوب کلینی)

(2) ہم ایسے خدا کو پوجتے اور جانتے ہیں کہ جس کے کام عقل کے مطابق ہوں۔ نہ کہ اس خدا کو جو یزیدؒ، معاویہؓ اور عثمانؓ جیسے ظالموں اور بدقماشوں کو حکومت دے دے۔

(کشف الاسرار از خمینی ص۱۰۷)

(3) نہ ہم اس رب کو مانتے ہیں اور نہ اس رب کے نبیؐ کو مانتے ہیں جس کا خلیفہ ابوبکرؓ ہو۔ معاذ اللہ

(انوار النعمانیہ ص ۲۷۸ ج۲ طبع ایران)

(4) امامت کا مرتبہ نبوت کے مرتبہ سے بالاتر ہے۔ (حیات القلوب ۳/۲۰۱ ایران)

(5) حق بات یہ ہے کہ کمالات وشرائط اور صفات میں پیغمبر اور امام کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوتا (ایضاً:۳/۲)

(6) ہمارے مذہب کی ضروریات یعنی بنیادی عقائد میں یہ عقیدہ بھی ہے کہ ہمارے اماموں کا وہ مقام ہے کہ اس تک کو ئیمقرب فرشتہ اور کوئی نبی مرسل بھی نہیں پہنچ سکتا۔

(الحکومت الاسلامیہ :از خمینی صفحہ ۵۲)

(7) علی علیہ السلام کی ولائت کا مسئلہ انبیاء علیھم السلام کے تمام صحیفوں میں لکھا ہوا ہے۔ اور اللہ نے کوئی ایسا رسول نہیں بھیجا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر اور علی علیہ السلام کے وصی ہونے پر ایمان لانے کا حکم نہ لایا ہو، اور

اس نے اس کی تبلیغ نہ کی ہو۔ (اصول کافی صفحہ ۲۷۶)

(8) جب قائم آل محمد (مہدی) ظاہر ہوں گے..... سب سے پہلے ان سے بیعت کرنے والے محمد ہوں گے اور اس کے بعد علی ہوں گے۔ (حق الیقین از مجلسی صفحہ ۱۳۹)

(9) حضرت عائشہؓ کے حسن و جمال نے حضور اکرم ﷺ کو دیوانہ بنا رکھا تھا۔ معاذ اللہ

(کلید مناظرہ ص ۳۱۱)

(10) حضور اکرم ﷺ، علیؓ، عائشہؓ ایک چارپائی پر سوتے تھے۔ معاذ اللہ

(سلیم بن نفیس ص ۱۹۷)

(11) حضور ﷺ حضرت عائشہؓ سے حالت حیض میں جماع کیا کرتے تھے۔ معاذ اللہ

(تحفہ حنفیہ ص ۲۷۲ غلام حسین نجفی جامع المنتظر)

(12) انس بن مالکؓ ساقی مئے دربان رسول ﷺ جو رسول ﷺ کے جماع کی خبریں رکھا کرتے تھا۔ معاذ اللہ (تنزیہ انساب حصہ دوم ص ۵۶ غلام حسین نجفی جامع المنتظر لاہور)

(12) تمام پیغمبر زندہ ہو کر حضرت علیؓ کے ماتحت ہو کر جہاد کریں گے۔ معاذ اللہ

(تفسیر عیاشی ج۱ ص۱۸۱)

(14) حضرت یونس نے ولایت علیؓ کو قبول نہ کیا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں ڈال دیا۔ معاذ اللہ (حیات القلوب ج ۱ ص ۴۵۹ ملا باقر مجلسی مطبوعہ تہران طبع جدید)

(15) جس پیغمبر نے ولایت علیؓ کے اقرار سے توقف کیا اسے اللہ نے عذاب میں مبتلا کر دیا۔ معاذ اللہ

(حیات القلوب مترجم اردو ج ۱ ص ۸۶۵ مطبوعہ امامیہ کتب خانہ مغل حویلی اندرون موچی دروازہ لاہور)

(16) پیغمبر حضرت علیؓ کے در کے بھکاری ہیں۔ معاذ اللہ

(خلقت نورانیہ ج ۱.۱ ۲۰ تالب حسین کرپالوی جعفریہ دار البلیغ افضال روتساندو کلاں لاہور)

(17) جو کردار نوحؑ اور لوطؑ نبی کی بیویوں نے ان نبیوں کے خلاف ادا کیا تھا۔ وہی کردار جناب عائشہ بنت ابی بکرؓ اور جناب حفصہ بنت عمرؓ نے اپنے شوہر پیغمبر اسلام کے خلاف ادا کیا۔

(سہم مسموم از نجفی ص ۴۱)

(18) شب زفاف حضور ﷺ نے فاطمہ سے فرمایا جب تک میں نہ آؤ کام شروع نہ کرنا تو پھر حضور ﷺ آئے دونوں کی ٹانگیں دراز کیں۔ معاذ اللہ

(جلا العیون حصہ اول ص ۱۹۴ ملا باقر مجلسی مطبوعہ تہران طبع جدید)

(19) شیعہ کا حضور ﷺ پر الزام ہے کہ حضرت ابراہیم حضور ﷺ کے حلالی بیٹے نہ تھے۔ معاذ اللہ

(القرآن المبین فی تفسیر المتین ص ۴۵۵ مفسر امداد حسین کاظمی)

(20) اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ڈانٹ پلائی کہ آپ ہر صورت میں خلافت علی کا اعلان کریں۔ معاذ اللہ

(تفسیر صافی ج ۱ ص ۳۳۲ فیض کلشانی)

(21) حضور ﷺ کے ظاہر و باطن میں تضاد تھا۔ معاذ اللہ

(تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۱۰۱ محمد بن مسعود عیاشی)

(22) حضرت علیؓ کو تین چیزیں عطا ہوئیں جو محمد کو بھی عطا نہیں ہوئی۔ ۱۔ علیؓ کو شجاعت ملی محمد ﷺ کو نہ ملی۔ ۲۔ علیؓ کو فاطمہ جیسی بیوی ملی محمد ﷺ کو نہ ملی۔ ۳۔ علیؓ کو حسن و حسین جیسے فرزند عطا ہوئے لیکن محمد ﷺ کو عطا نہ ہوئے۔ معاذ اللہ

(انوار النعمانیہ ج ۱ ص ۱۶ نعمت الله جزائری)

(23) اللہ تعالیٰ نے پیغام رسالت دے کر جبرائیل کو بھیجا کہ علیؓ کو پیغام رسالت دو لیکن جبرائیل بھول کر محمد ﷺ کو دے گئے۔ معاذ اللہ

(انوار النعمانیہ ص ۲۳۷ نعمت الله جزائری)

(24) امام مہدی جب آئے گا تو ننگا ہوگا اور اس کے ہاتھ پر سب سے پہلے بیعت کرنے والے محمد ﷺ ہونگے۔ معاذ اللہ

(حق الیقین حصہ دوم ص ۳۴۷ ملا باقر مجلسی)

(25) زہر خورانی کے سبب حضور کی میت خراب ہوگئی اور پیٹ پھول گیا۔ معاذ اللہ

(تنزیہ الانساب حصہ دوم ص ۱۰ غلام حسین نجفی جامع المنتظر بلاک ایچ ماڈل ٹاؤن لاہور)

(26) جس نے ایک دفعہ متعہ (زنا) کیا حضرت حسنؓ کے برابر، جس نے دو دفعہ متعہ کیا اس کا درجہ حضرت حسینؓ کے برابر۔ جس نے تین دفعہ متعہ کیا اس کا درجہ حضرت علیؓ کے برابر اور جس نے چار دفعہ متعہ کیا اس کا درجہ محمد ﷺ کے برابر ہو جاتا ہے۔ معاذ اللہ

(تفسیر منہاج الصادقین ج ۲ صفحہ ۴۹۳ مطبوعہ ایران، برھان متعہ ثواب متعہ ص ۵۲)

(27) موجودہ قرآن تحریف شدہ ہے۔ معاذ اللہ

(حیات القلوب جلد ۳ صفحہ ۱۰ مصنف مرزا بشارت حسین)

(28) شراب خور خلفاء کی خاطر یہ قرآن تبدیل کر دیا گیا (معاذ اللہ)

(ترجمہ مقبول صفحہ ۴۷۹ مقبول حسین دهلوی)

(29) اس قرآن میں کفر کے ستون کھڑے کر دیئے گئے ہیں۔ معاذ اللہ

(تفسیر صافی جلد ۱ مقدمہ ۶ صفحہ ۳۰ مطبوعہ تهران طبع جدید)

(30) تحریف اور تغیر و تبدل کے واقع ہونے میں قرآن تورات و انجیل ہی کی طرح ہے اور منافقین امت پر مسلط ہو کر حاکم بن گئے۔ وہ قرآن میں تحریف کرنے کے بارے میں اسی طریقہ پر چلے، جو طریقہ بنی اسرائیل نے اختیار کیا

(فصل الخطاب صفحہ فی رب الارباب ۰۷۰)

(31) وہ قرآن جو جبرائیل محمد ﷺ پر لے کر نازل ہوئے تھے۔ اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں۔

(اصول کافی ۶۷۱)

(32) قرآن کریم میں ایسی باتیں بھی ہیں جو خدا نے نہیں کہیں۔ (احتجاج طبرسی صفحہ ۲۵)

(33) موجودہ قرآن کی ترتیب خدائی مرضی کے خلاف ہے۔ (فصل الخطاب صفحہ ۳۰)

(34) موجودہ قرآن میں خلاف فصاحت اور قابل نفرت الفاظ موجود ہیں۔

(احتجاج طبرسی صفحہ ۳۰)

(35) قرآن میں اگر تحریف نہ ہوتی تو اماموں کے نام موجود ہوتے۔

(معاذاللہ (تفسیر عیاشی جلد ۱ صفحہ ۱۳)

(36) اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہمارے برادرانِ اسلام میں جو کچھ نزاع ہے وہ صرف اصحابِ ثلاثہؓ (ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ) کے بارے میں ہے۔ اہل سنت ان کو بعد از نبی تمام اصحابِ امت سے افضل جانتے ہیں اور ہم ان کو دولتِ ایمان وایقان دوراخلاص سے تہی دامن جانتے ہیں۔

(تجلیات صداقت از محمد حسین مجتهد ص ۲۰)

(37) حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ نے حضرت علیؓ کی امامت ترک کردینے کی وجہ سے مرتد ہوگئے۔ معاذاللہ (اصول کافی ج ۱ حدیث نمبر ۴۳ ص ۴۲۰ مطبوعه تهران طبع جدید)

(38) امام مہدی جب آئے گا تو روضہ رسول ﷺ پر جاکر ابوبکرؓ وعمرؓ کو سولی پر لٹکائے گا۔ معاذاللہ

(مجمع المعارف ص ۴۹ مطبوعه تهران طبع قديم)

(39) ابوبکرؓ کا گوشت و پوست وخون خنزیر کے خون سے پروردہ تھا۔ معاذاللہ

(مکالمات حسینیہ ص ۸ مطبوعه تهران طبع قديم)

(40) اگر جبرائیل ومیکائیل کے دل میں ابوبکرؓ کی محبت ہوتی تو وہ بھی جہنم میں ہوتے۔ معاذاللہ

(امیر مختار ص ۸ مرزا بشارت جسین مطبوعه امامیہ کتب خانه لاهور)

(41) خلفاء ثلاثہ رام چندر جی سے زیادہ گھٹیا لوگ تھے۔

(آگ خانہ بطول ص ۴۷ عبدالکریم مشتاق کراچی)

(42) حضرت عمرؓ بڑے بے حیا اور بے غیرت تھے۔ معاذاللہ

(نور ایمان ص ۷۵ امامیہ کتب خانہ لاہور)

(43) حضرت عثمانؓ نے حضرت کلثوم کو ازیت جماع سے مار ڈالا پھر مردہ حالت میں ہمبستری کی۔ معاذاللہ (قول مقبول ص ۴۳۳ غلام حسین نجفی جامع المنتظر لاہور)

(44) حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ وعثمانؓ کا آلہ تناسل پر لکھ کر اگر ہمبستری کی جائے تو انزال نہ ہوگا۔ معاذاللہ

(تحفہ فقہ حنفیہ ص ۲۵۰ پہلا ایڈیشن غلام حسین نجفی جامع المنتظر لاہور)

(45) حضرت عمرؓ شرابی جہنمی انبہ کے مریض اور بیوی سے غیر فطری طریقہ سے ہمبستری کرتے تھے۔ معاذاللہ

(سہم سموم اس کتاب کے ص ۴۲۸ سے ص ۴۳۶ تک حضرت عمرؓ کو (۱۰۱) گالیاں لکھی گئیں ہیں)

(46) حضرت عثمانؓ کی لاش تین دن تک کوڑے پر پڑی رہی اور ایک ٹانگ کتے لے گئے۔ معاذاللہ

(بغاوت بنو امیہ اور معاویہؓ ص ۲۸۵ غلام حسین نجفی جامعہ المنتظر لاہور)

(47) حضرت عمرؓ کے باپ نے اپنی بہن سے زنا کیا جس سے عمرؓ پیدا ہوئے۔ معاذاللہ

(اصحاب رسول کی کہانی قرآن و حدیث کی زبانی عاشق حسین نقوی کراچی)

(48) ابوبکرؓ وعمرؓ اوران کے رفقاء دل سے ایمان نہیں لائے تھے۔ انہوں نے خود کو حکمرانی کی لالچ میں پیغمبر علیہ السلام کے دین کے ساتھ چپکا رکھا تھا۔ (کشف الاسرار از خمینی ص ۱۱۲)

(49) شیخین (ابوبکرؓ وعمرؓ) قرآن کے واضح احکام کی مخالفت کیا کرتے تھے۔ (ایضاً ص ۱۱۵)

(50) ابوبکرؓ وعمرؓ یہ دونوں قطعی کافر ہیں۔ ان دونوں پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت۔

(الجامع الکافی کتاب الروضہ ص ۶۲)

(51) شیطان نے اللہ تعالیٰ سے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے مجھ سے زیادہ بدبخت کوئی مخلوق پیدا نہیں کی ہوگی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ میں نے ایسی مخلوق بھی پیدا کی ہے۔ جو تجھ سے بھی بدبخت ہے۔ تو جہنم کے داروغہ کے پاس جاتا کہ وہ تجھ کو اس مخلوق کی صورت اور اس کی جگہ دکھلا دے۔ تو میں جہنم کے داروغہ کے پاس گیا...... وہ مجھے جہنم کی طرف لے گیا...... میں نے جہنم کے اس ساتویں طبقہ میں دو آدمیوں کو دیکھا کہ ان کی گردنوں میں آگ کی زنجیریں ہیں۔ اور ان کو اوپر کی جانب لٹکا دیا گیا ہے۔ اور ان کے سر پر دو گرو ہیں۔ اور ان دونوں پر آگ کی گرز مارتے ہیں۔ میں نے کہا یہ دونوں کون ہیں؟ اس نے کہا...... یہ دونوں ابوبکرؓ وعمرؓ ہی ہیں۔ (حق الیقین از مجلسی ص ۵۱۰۔۵۰۹)

(52) پس ان دو منافق مردوں (ابوبکرؓ وعمرؓ) اور ان دو منافق عورتوں (عائشہؓ وحفصہؓ) نے باہم اتفاق کر لیا کہ اس حضرت محمد ﷺ کو زہر دے کر شہید کر دیا جائے۔ (حیات القلوب ۲/۷۴۵)

(53) کچھ ناصبی حضرت علیؓ کے ولایت کے منکر تھے جب وہ لیٹرین میں پیشاب کرنے گئے تو پیشاب بند ہو گیا تو آلہ تناسل سے آواز آئی کہ علیؓ کی ولایت کا اقرار کرو تب پیشاب آئے گا معاذ اللہ

(آثار حیدری ترجمہ تفسیر حسن عسکری ص ۵۵۷ مصنف شریف حسین امامیہ کتب خانہ لاهور)

(54) حضرت علیؓ نے عمرؓ کی بہن سے متعہ کیا۔ معاذ اللہ

(بغاوت بنو امیہ اور معاویہ ص ۱۱۱ غلام حسین نجفی)

(55) امام جعفر صادقؒ اس وقت تک مصلے سے نہیں اٹھتے تھے جب تک چار ملعون اور چار ملعونہ پر لعنت نہیں بھیج لیتے تھے اور کہتے تھے یا اللہ لعنت بھیج ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، معاویہؓ اور عائشہؓ، حفصہؓ، ہندہؓ اور ام الحکم پر۔ معاذ اللہ

(عین الحیات ص ۵۹۹ ملا باقر مجلسی مطبوعہ تهران طبع جدید)

(56) ابوبکرؓ وعمرؓ کی خلافت کا اقرار کرنا کفر ہے۔ معاذ اللہ (تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۸۴)

(57) ابوبکرؓ وعمرؓ دونوں شیطان کے ایجنٹ تھے۔ معاذ اللہ (حلیتہ المتین تالیف باقر مجلسی)

(58) جہنم میں سب سے بدترین عذاب ابوبکرؓ وعمرؓ پر ہوگا۔ معاذ اللہ

(حیات القلوب ج ۱ ص ۷۲ باقر مجلسی)

(59) ابوبکر صدیقؓ مشرک، عمرؓ منافق اور عثمان غنیؓ کافر تھے۔ معاذ اللہ

(شیعان علی اور انکی شان ص ۵۴ غلام حسین نجفی)

(60) ابوبکر صدیقؓ اور شیطان کا ایمان مساوی تھا۔ معاذ اللہ

(نص خلافت بلافصل صفحہ نمبر ۲۲۶ غلام حسین نجفی)

(61) نماز پڑھنے کے بعد ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، معاویہؓ، عائشہؓ، حفصہؓ، ہندہؓ، ام الحکمؓ پر لعنت بھیجی جائے۔ معاذاللہ

(فروع کافی جلد ۳ صفحہ نمبر ۳۴۲ یعقوب کلینی)

(62) ابوبکرؓ کا فرجوان سے محبت رکھے وہ بھی کافر۔ معاذاللہ (حق الیقین ص ۶۹۰)

(63) ابوبکرؓ اور مرزا غلام احمد قادیانی میں کوئی فرق نہیں۔ معاذاللہ

(غلام حسین نجفی جاگیر فدک ص ۶۹۰)

(64) حضرت علیؓ کی افضلیت بعد النبی کا منکر کافر ہے۔ (تحفہ حنفیہ از نجفی صفحہ ۱۷)

(65) جب ہمارے قائم (مہدی) ظاہر ہوں گے۔ تو وہ عائشہ کو زندہ کریں گے اور اس پر حد جاری کریں گے (ایضاً)

(66) حضرت عائشہؓ کوئی امریکن میم تھی یا یورپین لیڈی تھی۔ معاذاللہ

(حقیقت فقہ حنفیہ ص ۶ غلام حسین نجفی لاہور)

(67) جس طرح نوحؑ اور لوطؑ کی بیویاں طیبات میں داخل نہیں۔ اسی طرح جناب عائشہؓ و حفصہؓ بھی طیبات میں داخل نہیں۔ (سہم مسموم از نجفی ص ۴۱)

(68) ہم نے ان (عائشہؓ) کے ماں ہونے کا انکار کب کیا ہے۔ مگر اس سے ان کا مومنہ ہونا تو ثابت نہیں ہوتا ماں ہونا اور ہے اور مومنہ ہونا اور۔ (تجلیات صداقت از محمد حسین مجتہد ص ۴۷۸)

(69) سورۃ نور عائشہؓ کے کفر اور نفاق کو ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے نازل کی۔ معاذاللہ

(حیات القلوب ص ۹۰۴ ملا باقر مجلسی مطبوعہ تہران طبع جدید)

(70) فاحشہ سے مراد حضرت عائشہؓ ہیں۔ معاذاللہ (ترجمہ مقبول صفحہ نمبر ۸۴۰)

(71) جب عائشہؓ نے مردوں کو غسل کر کے دکھایا تو گیلا کپڑا جسم کے ساتھ چمٹ جانے سے رانے پستان اور سرینیں نظر آئی ہونگی۔ معاذاللہ

(تحفہ حنفیہ ۲۸۰ غلام حسین نجفی جامعہ المنتظر لاہور)

(72) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویاں ننگی سوتی تھیں۔ معاذاللہ

(تنزیہ الانساب۔ حصہ اول غلام حسین نجفی)

(73) حضرت عائشہؓ عورت تھیں یا باندری۔ معاذاللہ

(چراغ مصطفوی جلد ۱ صفحہ ۶۷ اشتیاق کاظمی)

(74) عائشہ ناصبہ ہو کر مری ہے۔ (تحفہ حنفیہ از نجفی ص ۴۱)

(75) سوئی علیؓ کا ہر فعل عین اسلام اور عین قرآن ہے اور آں جناب کے مخالفین خواہ عائشہ ہو، معاویہ ہو، مالک (ابن انس) ہو، اور ابن تیمیہ ہو یہ نواصب ہیں۔ (تحفہ حنفیہ از نجفی صفحہ ۷۰)

(76) آل رسول کی روایات میں ناصبی کو کتے اور خنزیر سے زیادہ نجس کہا گیا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۱۱۹۰)

(77) رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے رحلت فرما جانے کے بعد سوائے چار افراد علی ابن ابی طالب، مقداد

سلمان، ابوذر کے سوا سب مرتد ہو گئے۔ (حیات القلوب صفحہ ۱۷)

(78) جو تم نے ماں کے صحابہؓ صحابہؓ کی رٹ لگائی ہوئی ہے۔ ان بقول تمھارے افضل تو تمھارے تین خلفاء ہیں اور کئی سو سال گزر چکے ہیں۔ آج تک تمھارا بڑے سے بڑا عالم بھی ان بے چاروں کا ایمان تک ثابت نہیں کر سکا۔

(تحفہ حنفیہ صفحہ ٥٥)

(79) حضرت عمرؓ، مغیرہ بن شعبہؓ اور ہندہ بڑے شہوت پرست تھے۔ معاذ اللہ

(نماز میں ہاتھ کھلا رکھنے کا ثبوت ص ۲۲۱ غلام حسین نجفی جامع المنتظر لاہور)

(80) حضرت انس بن مالکؓ، ابوہریرہؓ، عمر بن عاص، امیر معاویہؓ اور عائشہؓ بدترین زمانہ لوگ تھے۔ معاذ اللہ

(حقیقت فقہ حنفیہ ص٦ غلام حسین نجفی لاہور)

(81) جہنم میں ایک صندوق ہے۔ جس میں بارہ آدمی بند ہیں۔ چھ پچھلی امتوں کے اور چھ اس امت کے پچھلی امتوں کے چھ آدمی تو یہ ہیں۔ قابیل، نمرود، فرعون صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا قاتل، بنی اسرائیل میں سے وہ دو آدمی ہیں۔ جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کے دین کو بدل ڈالا اور ان کی امتوں کو گمراہ کیا۔ اور اس امت کے چھ آدمی یہ ہیں۔ دجال، ابوبکرؓ، عمرؓ، ابوعبیدہ بن الجراح، سالم، مولیٰ حذیفہؓ، سعید بن العاصؓ۔

(جلا العیون از مجلسی ص ١٤٧)

(82) ابن عمرؓ کافر تھا۔

(تحفہ حنفیہ از نجفی ص٤١)

(83) انس بن مالک بھی منافقین، اشرار اور مخالفین اہل بیت اطہار میں تھا۔

(ایضاً ص٣٤)

(84) عبداللہ ابن مسعودؓ کافر مرتد تھا۔

(ایضاً ص٣٦)

(85) ابوموسیٰ اشعری منافقین، اشرار، ملعونین احمد مختار اور دشمنان اہل بیت اطہار سے تھا۔

(ایضاً ص٣٧)

(86) ابوہریرہؓ صرف پیٹ بھرنے کی خاطر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لگا ہوا تھا۔

(ایضاً ص ٣٢)

(87) بلی کا باپ ابوہریرہؓ کافر ہو گیا۔

(ایضاً ص ٢٦٧)

(88) حضرت عباسؓ اور عقیلؓ ذلیل النفس اور کمزور ایمان والے تھے۔ معاذ اللہ

(حیات القلوب ج ٢ ص ٢١٨ مطبوعہ تہران طبع جدید)

(89) حضرت امیر معاویہؓ کی والدہ مشہور بدکار عورتوں میں تھیں۔ معاذ اللہ

(احسن المقابل ج ٢ ص ٤٧٢ صفدر حسین نجفی بلتی جامعہ المنتظر لاہور)

(90) حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ فرعون امت تھے۔ معاذ اللہ

(سیاست راشدہ ص ١٩٥ علی اکبر شاہ گرگانی)

(91) حضرت عمر بن عاصؓ کی والدہ مکہ کی کنجری تھی۔ معاذ اللہ

(تاریخ احمدی ص ٢١٩ نواب احمد حسین لاہور)

(92) شیعوں کو بعض اوقات خصیتین اور آلہ تناسل پر سخت قسم کی خارش بھی ہو جاتی ہے۔ تو کیا وہاں آپ کے صحابہؓ زہر پھیلاتے ہیں۔ معاذ اللہ

(تحفه حنفیه ص ۲۹۲ غلام حسین نجفی جامع المنتظر لاهور)

(93) معاویہؓ کی ماں کے چار یار تھے اس لئے سنی حق چار یار کا نعرہ لگاتے ہیں۔ معاذ اللہ

(خصائل معاویهؓ ص ۳٤ غلام حسین نجفی جامع المنتظر لاهور)

(94) حضرت امیر معاویہؓ، طلحہؓ، سعدؓ بن ابی وقاص، اور حضرت عمروؓ بن عاصؓ کی مائیں مکہ کی فاحشہ عورتیں تھیں۔ معاذ اللہ

(تنزیه الانساب حصه دوم ص ۵۸ حصه اول ۱۱۹ غلام حسین نجفی جامع المنتظر لاهور)

(95) ام حبیبہؓ کی ماں زانی عورت تھی، معاذ اللہ

(خصائل معاویه ص ۳۱ غلام حسین نجفی جامع المنتظر لاهور)

(96) خالد بن ولیدؓ سیف اللہ نہیں بلکہ سیف الشیطان تھے۔

(مناظره بغداد صفحه نمبر ۱۰۰ حسین بخش جاڑا)

(97) حضرت امیر معاویہؓ اپنی بہنوں سے زنا کیا کرتے تھے۔ معاذ اللہ

(یزیدیت بوکھلا اٹھی ص ۱۲٦ خضر عباس)

(98) اصحاب رسول ﷺ گدھوں کی طرح زنا کیا کرتے تھے۔ معاذ اللہ

(کلید مناظره صفحه منبر ٤٠٢ برکت علی گوشه نشینی وزیر آبادی)

(99) عبداللہ ابن زبیرؓ کافر مرتد تھا۔ (ایضاً ص ۳۵)

(100) جس جگہ ولد الزنا (حرامی) غسل کرے اس جگہ غسل نہ کر اسر نہ اس جگہ غسل کر جہاں ناصبی (سنی) غسل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ ولد الزنا سے بھی بدتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے سب سے ذلیل کتے کو پیدا کیا ہے۔ ناصبی کتے سے زیادہ ذلیل ہے۔

(حق الیقین صفحه ۵۱٦ مطبوعه ایران)

(101) جب ہمارے امام ظاہر ہوں گے کفار سے پہلے ابتداء سنیوں سے کریں گے اور ان کے علماء سے، اور ان کو ذبح کریں گے۔ (حق الیقین صفحه ۵۲۷ مطبوعه ایران)

قارئین کرام:

ان حوالہ جات کے پڑھنے کے بعد آپکی کیفیت بحیثیت ایک مسلمان سپاہ صحابہؓ کے کارکن سے کی کیفیت سے مختلف نہ ہوگی، جو انہی مغلظات کی وجہ سے بطور رد عمل میدان عمل میں کود پڑا ہے۔ علمائے امت نے ان کفریات کے واضح ہو جانے کے بعد اس فتنہ کے متعلق اپنے اپنے فیصلہ جات تحریر و تقریر کی صورت میں امت مسلمہ کے سامنے پیش کیے ہیں، اگر کوئی عالم دین اس سلسلہ میں تردد کا شکار ہو تو جذبات میں آکر بے ادبی کا ارتکاب نہ کیجئے کیونکہ۔۔۔ مولانا منظور نعمانیؒ لکھتے ہیں: میں خود ایک عرصہ

تک شیعہ کو اسلامی فرقہ سمجھتا رہا کیونکہ ان کے عقائد سے واقف نہ تھا۔ مولانا عبدالشکور لکھنوی لکھتے ہیں: ہمارے علمائے سابقین کو چونکہ ان کے مذاہب کی حقیقت کما حقہ معلوم نہ تھی بوجہ اس کے کہ یہ لوگ اپنے مذھب کو چھپاتے ہیں۔ اور کتابیں بھی ان کی بایاب تھیں، لہٰذا محققین نے بنا بر احتیاط انکی تکفیر نہیں کی تھی، اور اب ان کے مذھب کی حقیقت منکشف ہوگئی اس لئے تمام محققین ان کی تکفیر پر متفق ہو گئے ہیں ۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فرماتے ہیں: جن (علماء) نے شیعوں کی تکفیر نہیں کی انہیں ان کے عقائد کا علم نہ تھی۔ (تحفہ اثنا عشریہ)۔

الحاصل یہ کہ شیعہ مذہب کا مطالعہ کرنے کے بعد کسی نے ان کو مسلمان قرار نہیں دیا۔ جو لوگ تردد میں مبتلاء ہیں، تو انکی وجہ شیعیت کا عدم مطالعہ ہے۔ ایسے حضرات کی خدمت میں مودبانہ گزارش ہیکہ شیعہ مذہب کا مطالعہ کریں، اور کفر اور اسلام کو الگ الگ کر کے بتائیں۔ تا کہ کوئی سادہ لوح مسلمان گمراہ نہ ہو۔ اب علمائے امت کے تفصیلی فتاوی جات ملاحظہ فرمائیں۔

پہلے اکابرین اسلام کے فتاوی جات

(1) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: جب تم دیکھو کہ لوگ میرے اصحاب کو برا کہہ رہے ہیں، تو تم فوراً کہو اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر پر۔ (ترمذی ۲۔۲۲۵)

(2) حضرت علی رضی اللہ عنہ: اگر میں اپنے شیعوں کو جانچوں تو یہ زبانی دعوی کرنے والے اور باتیں بنانے والے نکلیں گے اور اگر ان کا امتحان لوں تو یہ سب مرتد نکلیں گے۔ (روضہ کلینی صفحہ نمبر ۱۰۷)

(3) امام شعبی رحمہ اللہ: میں تمھیں خواہشات کے غلام اور گمراہ رافضیوں سے اور ان کے شر سے بچنے کی نصیحت کرتا ہوں کیونکہ یہ مسلمانوں سے نفرت و بغض رکھتے ہیں۔ (منہاج السنۃ: ۱۔۷)

(4) امام مالک رحمہ اللہ: امام صاحب نے سورۃ فتح کے آخری رکوع کی آیت "لیغیظ بھم الکفار" کو رافضیوں کے کفر کی قرآنی دلیل قرار دیا اور یہ اصول بیان فرمایا کہ جو صحابہؓ سے جلے وہ کافر ہے اور اس سلسلہ میں علماء کی کثیر تعداد نے امام صاحب کی تائید کی ہے۔ (روح المعانی: ۲۶/۱۲۸)

(5) محدث ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ: جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ میں سے کسی کو ناقص قرار دے رہا ہے پس تو سمجھ جا کہ یقیناً وہ زندیق ہے۔

(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ: ۱/۳۲)

(6) ابن حزم اندلسی رحمہ اللہ: پورا فرقہ امامیہ چاہے اسکے متقدمین ہوں یا متاخرین اس بات کا قائل ہے کہ قرآن بدل ڈالا گیا ہے اور اس میں وہ کچھ بڑھایا گیا ہے جو اس میں نہیں تھا اور اس میں سے بہت کچھ کم بھی کیا گیا ہے۔

(الفصل فی الملل: ۳۔۱۸۱) روافض مسلمانوں میں شامل نہیں۔(ایضاً: ۲/۷۸)

(7) شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ: شیعوں کے تمام گروہ اس پر متفق ہیں کہ امام کا تعین اللہ تعالیٰ کے واضح حکم سے ہوتا ہے وہ معصوم ہوتا ہے ...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کو امام وخلیفہ نہ ماننے کی وجہ سے چند ایک کے سوا تمام صحابہؓ مرتد ہو گئے ...... یہودیوں نے تورات میں تحریف کی اسی طرح روافض بھی اپنے اس دعویٰ کی وجہ سے کہ قرآن میں تبدیلی کی گئی ہے قرآن مجید میں تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔(غنیۃ الطالبین: ص ۱۶۲-۱۵۶)

(8) قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ: جو شخص ایسی بات کہے کہ جس سے امت گمراہ قرار پائے اور صحابہ کرامؓ کی تکفیر ہو، ہم اسے قطعیت کے ساتھ کافر قرار دیں گے ...... اسی طرح ہم اس شخص کو بھی قطعیت کے ساتھ کافر قرار دیں گے جو قرآن کا یا اسکے کسی ایک حرف کا انکار کرے یا اس میں کوئی تبدیلی کرے یا زیادتی کرے ...... اسی طرح ہم غالی شیعوں کو ان کے اس قول کی وجہ سے قطعی کافر قرار دیتے ہیں کہ ان کے اماموں کا درجہ نبیوں سے اونچا ہے۔(کتاب الشفاء: ۲/۲۸۶/۲۸۱/۲۹۸)

(9) امام فخرالدین رازی رحمہ اللہ: رافضیوں کی طرف سے قرآن مجید کی تحریف کا دعویٰ اسلام کو باطل کر دیتا ہے۔(تفسیر کبیر)

(10) علامہ کمال الدین ابن ہمام رحمہ اللہ: اگر رافضی صدیقؓ وعمرؓ کی خلافت کا منکر ہے تو وہ کافر ہے۔
(فتح القدیر: ج ۱ / باب الامامۃ)

(11) شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ: عصر حاضر کے ان مرتدین سے اللہ کی پناہ! یہ لوگ کھلم کھلا اللہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کی کتاب، اور اس کے دین کے دشمن ہیں۔اسلام سے خارج ہیں ...... یہ حضرت صدیق اکبرؓ اور ان کے ساتھیوں سے عداوت رکھنے والے ہیں اور اسی طرح کے مرتد اور کافر ہیں جیسے وہ مرتدین تھے جن سے صدیق اکبرؓ نے جنگ کی تھی۔(منہاج السنۃ: ۲/۲۰۰/۱۹۸)

(12) اگر کوئی صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کو جائز سمجھ کر کرے تو وہ کافر ہے ...... صحابہؓ کرام کی شان میں گستاخی کرنیوالا سزائے موت کا مستحق ہے ...... جو صدیق اکبرؓ کی شان میں گالی بکے وہ کافر ہے ...... رافضی کا ذبیحہ حرام ہے۔حالانکہ اہل کتاب (یہودیوں اور عیسائیوں) کا ذبیحہ جائز ہے۔اور روافض کا ذبیحہ کھانا اس لئے جائز نہیں کہ شرعی حکم کے لحاظ سے یہ مرتد ہیں۔(الصارم المسلول: ص ۵۷۵)

(13) فتاوی بزازیہ: ابوبکرؓ وعمرؓ کی خلافت کا منکر کافر ہے۔عثمان، علی، طلحہ ، زبیر ، اور عائشہ رضی اللہ عنھم کو کافر کہنے والے کو کافر کہنا واجب ہے۔ (فتاوی بزازیہ: ۶/۳۱۸)

(14) علامہ ابو السعود شیخ السلام ومفتی اعظم سلطنت عثمانیہ: شیعوں سے جنگ جہاد اکبر ہے۔اور ان سے جنگ میں ہمارا جو آدمی مارا جائے گا، وہ شہید ہوگا ...... شیعہ اسلامی فرقوں سے خارج ہیں ...... ان کا کفر ایک سطح پر نہیں رہتا، بلکہ بتدریج بڑھتا رہتا ہے ...... ہمارے گزشتہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ ان پر تلوار اٹھانا

جائز ہے اور یہ کہ ان کے کافر ہونے میں جس کو شک ہو وہ خود کفر کا مرتکب قرار دیا جائے گا۔ اور امید کی جاسکتی ہے کہ دوسرے کافروں کی طرح توبہ کے بعد انکی بخشش ہو جائے گی۔ لیکن امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام لیث بن سعدؒ، اور بہت سے ائمہ کبار کا مسلک یہ ہے کہ نہ ان کی توبہ قبول کی جائیگی اور نہ ان کے اسلام لانے کا اعتبار کیا جائے گا۔

(رسائل ابن عابدین شامی: ۱/۳۶۹ سہیل اکیڈمی لاہور و مکتبہ قاسمیہ کوئٹہ)

(15) علامہ ملا علی القاری رحمہ اللہ: یہ لوگ اکثر صحابہؓ کے کفر کا عقیدہ رکھتے ہیں اسلئے ان کے کفر پر سب کا اجماع ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں۔ (تتمہ مظاہر حق ۴/۱۸۴ باب مناقب الصحابہؓ)

(16) جو شخص شیخین ''ابوبکرؓ وعمرؓ'' کی خلافت کا انکار کرے تو وہ کافر قرار دیا جائیگا کیونکہ ان دونوں کی خلافت پر صحابہؓ کا اجماع ہے۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ نمبر ۱۶۳ قدیمی)

(17) حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ: صحابہؓ پر طعن کرنا در حقیقت پیغمبرؐ پر طعن کرنا ہے۔ جس نے رسول اللہؐ کے صحابہؓ کی توقیر نہ کی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا ہی کب؟............ جو احکام شرعیہ قرآن و احادیث کی راہ سے ہم تک پہنچے ہیں وہ صحابہؓ کے ذریعے سے ہی تو پہنچے ہیں صحابہؓ قابل طعن ہوں گے تو انہوں نے جو چیز نقل کی ہیں وہ بھی قابل طعن ہوگی...... ان میں کسی پر طعن تبرا کرنا دین پر طعن کرنا ہے۔

(مکتوب امام ربانی بنام مرزا فتح اللہ شیرازی)

(18) اس میں شک نہیں کہ شیخین صحابہ میں سب سے افضل ہیں۔ پس یہ بات ظاہر ہے کہ ان کی تکفیر بلکہ تنقیص بھی کفر زندیقی اور گمراہی کا موجب ہے۔ (رد روافض ص ۳۱)

(19) فتاوٰی عالمگیری: روافض دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام وہ ہیں، جو شریعت میں مرتدین کے ہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری: ج ۲/۲۶۴)

(20) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ: شیعوں کی اصطلاح میں امام معصوم ہوتا ہے۔ اس کی اطاعت فرض ہوتی ہے۔ اللہ کی طرف سے مخلوق کی ہدایت کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ اس پر باطنی وحی آتی ہے۔ پس در حقیقت وہ ختم نبوتؐ کے منکر ہیں۔ اگرچہ زبان سے آں حضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء کہتے ہیں۔ (تفہیمات الٰہیہ ص ۲۴۴)

(21) حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ: بلاشبہ فرقہ امامیہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے منکر ہے۔ اور کتب فقہ میں مذکور ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت سے جس نے انکار کیا وہ اجماع قطعی کا منکر ہوا اور وہ کافر ہو گیا۔ (فتاوٰی عزیزیہ: ۳۷۷)

(22) مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ: شیعہ بے ادب ہر چند کلمہ توحید زبان سے کہے لیکن مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اگر ایک آیت قرآن شریف کا کوئی کلمہ گو منکر و مکذب ہو تو وہ کافر ہوتا ہے۔ کلمہ پڑھنے اور قبلہ کی طرف منہ کرنے سے مومن نہیں ہوتا...... اذیت محبوبہ رسول خدا، اذیت رسول اللہ ہے اور موذی رسول کا

کافر ہے......ایسے شر پسندوں کی تکفیر و تفسیق ہر مسلمان پر واجب ہے۔

(تالیفات رشیدیہ ص ۵۹۲ ادارہ اسلامیات)

(23) فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان صاحب: رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبرؓ، فاروق اعظمؓ خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے، اگر چہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے، کتب متحدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح فتوی کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہیں...... یہ گمراہ ہیں جہنم کی آگ کے کتے ہیں اور کافر ہیں۔ اور روافض زمانہ تو ہرگز صرف تبرائی نہیں علی العموم منکران ضروریات دین اور باجماع سے عقائد کفریہ کے علاوہ اور کفر صریح میں ان کے عالم، جاہل، مرد و عورت، چھوٹے بڑے سب بالاتفاق گرفتار ہیں...... بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام ہے ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے...... رافضی اپنے کسی قریب حتی کہ باپ بیٹے، ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پاسکتا...... جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر...... بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر...... بے دین ہے اور اس کیلئے بھی یہی احکام ہیں جو ان کیلئے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتوی کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان سنی بنیں۔

(ردالرافضہ صفحہ نمبر ۲۳ لاہور)

(24) مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ: اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ میں سے کسی ایک کی خلافت کا منکر بھی کافر ہے۔ (اکفار الملحدین صفحہ نمبر ۵۱)

(25) مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمہ اللہ: شیعہ اثنا عشری قطعاً خارج از اسلام ہے ہمارے علمائے سابقین کو چونکہ ان کے مذاہب کی حقیقت کما حقہ معلوم نہ تھی بوجہ اس کے کہ یہ لوگ اپنے مذہب کو چھپاتے ہیں۔ اور کتابیں بھی ان کی نایاب تھیں لہذا بعض محققین نے بنا بر احتیاط ان کی تکفیر نہیں کی تھی مگر آج ان کی کتابیں نایاب نہیں رہیں۔ اور ان کے مذہب کی حقیقت منکشف ہو گئی اسلئے تمام محققین ان کی تکفیر پر متفق ہو گئے ہیں۔ ضروریات دین کا انکار قطعاً کفر ہے اور قرآن ضروریات دین میں سب سے اعلی و ارفع چیز ہے اور شیعہ بلا اختلاف کیا ان کے متقدین اور کیا متاخرین سب کے سب تحریف قرآن کے قائل ہیں ان کی معتبر کتابوں میں زائد از دو ہزار روایات تحریف قرآن کی موجود ہیں...... ان کے علماء کا اقرار رہا ہے کہ یہ روایات متواتر ہیں تحریف قرآن پر صریح الدلالۃ ہیں...... شیعوں کا کفر بر بنائے عقیدہ تحریف قرآن محل تردد نہیں لہذا شیعوں کے ساتھ مناکحت قطعاً ناجائز اور ان کا ذبیحہ حرام، ان کا چندہ مسجد میں لینا ناروا ہے، ان کا جنازہ پڑھنا یا ان کو جنازہ میں شریک کرنا جائز نہیں ہے۔ ان کی مذہبی تعلیم ان کی کتابوں میں یہ ہے کہ سنیوں کے جنازہ میں شریک ہو کر یہ دعا کرنا چاہئے کہ یا اللہ اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اور اس پر عذاب نازل کر۔ (بینات ص ۱۷۰/۱۷)

اصل فتوی پر مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا عبدالرحمن امروہیؒ، مولانا اعزاز علی، مولانا مفتی مہدی حسن شاہ جہان پوریؒ، قاری محمد طیبؒ، مفتی محمد شفیع دیو بندیؒ سمیت متعدد اکابر علماء اور اصحاب فتوی کی تصدیق اور حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی علیحدہ تحریر میں توثیق حاصل ہے۔

(26) مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ: اگر کوئی شیعہ...... حضرت عائشہؓ پر تہمت باندھتا ہے یا حضرت ابوبکرؓ کی صحابیت کا منکر ہے یا خلفائے ثلاثہؓ کو برا بھلا کہنا جائز سمجھتا ہے تو وہ خارج از اسلام ہے۔

(بحوالہ رجسٹر فتاوی مدرسہ قاسم العلوم ملتان جلد ۵ ۔ استفاء نمبر ۱۰۱۷)

(27) سید پیر مہر علی شاہ رحمہ اللہ گولڑہ شریف: جس شخص یا فرقہ میں یہ (شیعوں والے) اوصاف ہوں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ایسے شخص یا گمراہ فرقہ سے حسب اقتضائے "الحب للہ والبغض للہ" خلط ملط ہونا اور رسم وراہ رکھنا منع ہے۔ شیخین (حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ) کو بر کہنے والا جمہور المسلمین کے نزدیک کافر ہے۔ ایسے اشخاص سے برتاؤ کرنا اور اتحاد بالکل ممنوع ہے۔ (آفتاب ہدایت ص ۱۰۵ چکوال)

(28) علامہ محمد یوسف بنوریؒ: جمور صحابہؓ کی تکفیر کرنے والا لامحالہ کافر ہے۔

(معارف السنن ج ا صفحہ ۳۴۹)

(29) امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ: "میری عقل ماؤف نہیں ہوگئی، میرے دماغ میں کوئی خرابی نہیں، میرے عقل وخرد پر پردہ نہیں پڑا، کہ مجھ پر بیسیوں مقدمے قائم ہیں۔ ہر ضلع میں پولیس میرا راستہ روکے کھڑی رہتی ہے۔ میں کئی کئی مقامات پر سارا سارا دن عدالتوں کے دروازے پر تاریخ پیشیوں کیلئے پریشان کھڑا رہتا ہوں۔ ان تمام پریشانیوں کے باوجود میں شیعہ کے کفر پر قائم ہوں۔ ہر جگہ ان کا دجل آشکارا کر رہا ہوں۔ حکومت سدراہ ہے، کئی سیاستدان مجھے روک رہے ہیں۔ کئی مصلحت پسند مجھے درس امن دے رہے ہیں۔ میں یہ سب کچھ اس لئے کر رہا ہوں کہ اے سنی! تو شیعہ کو مسلمان سمجھ کر اپنی لڑکی ان کو دے کر ساری زندگی زنا کی وادی میں نہ دھکیل، ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کے جنازوں میں شریک ہو کر ، انکے ساتھ قربانیوں میں شریک ہو کر اپنے ایمان کا گلشن ویران نہ کر۔ لاعلمی اور مصلحت کی خاطر اپنے دین سے دشمنی نہ کر۔ میں تو اتمام حجت کر رہا ہوں۔ میں تو اپنا پیغام ایک مرتبہ ہر کوچے، ہر شہر، ہر علاقے، اور ہر ملک میں پہنچا کر رہوں گا۔ میں اس مشن پر اپنی جان تک قربان کرنے سے دریغ نہ کرونگا"۔

(آل پاکستان دفاع صحابہؓ کانفرنس جھنگ)

چند شیعہ کتب کا تعارف

(۱) الجامع الکافی :-

اسے کافی کلینی بھی کہتے ہیں۔ مصنف ابو جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی الرازی متوفی ۳۲۸ھ، یا ۳۳۰ھ۔ شیعہ کہتے ہیں کہ غیبۃ صغریٰ کے دور میں یہ کتاب غار میں امام مہدی کے پاس پیش کی گئی تھی۔ اسے دیکھ کر پسند فرمایا اور کہا "کاف لشیعتنا" اس وجہ سے اس کتاب کا نام کافی رکھا گیا۔ یہ کتاب مطبوعہ آٹھ (۸) جلدوں پر مشتمل ہے، پہلی دو جلدوں کو اصول کافی کہتے ہیں، جن میں شیعہ عقائد اور اصول کا بیان ہے پھر پانچ جلدوں کو فروغ کافی کہتے ہیں اس میں مسائل فقہیہ اور اعمال کا بیان ہے، اور آخری جلد کو روضۃ الکافی کہتے ہیں، جس میں انبیاء اور ائمہ کے حالات ہیں۔

(۲)....من لا یحضرہ الفقیہ:

پورا نام فقیہ من لا یحضرہ الفقیہ ہے، مصنف ابو جعفر صدوق محمد بن علی بن حسین بن بابویہ القمی متوفی ۳۸۱ھ یہ ۲۱۹ کتابوں کا مصنف ہے اور یہ کتاب چار جلدوں میں ایران سے چھپی ہے۔

(۳)....تہذیب الاحکام :

یہ کتاب ایران سے دس جلدوں میں چھپی ہے، مصنف ابو جعفر محمد بن حسن طوسی متوفی ۴۶۰ھ شیعوں کا بہت بڑا مصنف تھا۔ جس کی تصنیفات میں سے ۱۹۴ کتب کے نام تو تہذیب الاحکام کے شروع میں ترجمۃ المصنف میں شامل ہیں۔ شیعہ اسے شیخ الطائفہ کے لقب سے یاد کرتے ہیں تہذیب الاحکام میں مسائل فقہیہ درج ہیں اور تقریباً ہر مسئلہ میں ائمہ کے مختلف اقوال منقول ہیں۔

(۴)....الاستبصار:

مصنف وہی محمد بن حسن طوسی ہے، اصول اربعہ میں سے دو اسی طوسی کی کتب ہیں، اس کتاب میں ہر مسئلہ کے مطابق ائمہ کے اقوال مختلفہ میں فیصلہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اور تقریباً ہر مسئلہ میں اپنی مخالف روایات کا یہی جواب دیا گیا ہے کہ امام صاحب نے یہ بات تقیۃ فرمائی تھی۔ یہ کتاب چار جلدوں میں ہے۔

نوٹ: مذکورہ کتب کو شیعہ اپنی اصطلاح میں اصول اربعہ کہتے ہیں

(۵)....تفسیر قمی :

یہ دو جلدوں میں ہے مصنف ابو الحسن علی بن ابراہیم القمی ہے جو کلینی کا استاذ ہے ۳۰۷ھ میں وفات ہوئی، خلیفہ ہارون الرشید اور مامون الرشید کے دور میں کئی سال شرارتوں کے باعث جیل میں رہ چکا ہے۔ یہ تفسیر شیعوں کی اکثر تفاسیر کی بنیاد اور ان کا ماخذ ہے اور شیعہ اسے تفسیر الصادقین کہتے ہیں۔

(٦)۔۔۔۔البرہان فی تفسیر القرآن :

مصنف علامہ البحرین السید ہاشم بن سلیمان بن اسماعیل بن عبدالجود الحسینی البحرانی ہے ،وفات ۱۱۰۷ھ یا ۱۱۰۹ھ میں تقریباً ۷۵ کتابوں کا مصنف ہے۔

(۷)۔۔۔تفسیر العیاشی :

مصنف ابوالنصر محمد بن مسعود بن محمد عیاش السلمی السمرقندی ہے جو ۲۰۰ سے زائد کتب کا مصنف ہے علامہ کشی کے مشائخ میں سے ہے۔اور کلینی کے طبقہ میں ہے۔

(۸)۔۔۔۔تفسیر مقبول :

یہ اردوزبان میں شیعوں کی معتبرترین تفسیر ہے،جو سید مقبول احمد دہلوی نے لکھی اور ایک درجن ان شیعہ مجتہدین نے تصدیق وتقریظ لکھی جو چودھویں صدی میں مدار شریعت سمجھے گئے۔

(۹)۔۔۔۔تفسیر فرات الکوفی :

مصنف کا نام فرات بن ابراہیم بن فرات الکوفی ہے جو تیسری صدی میں اکابر شیعہ (مجتہدین) محدثین میں سے ہے،اس میں صرف روایات ائمہ کے ساتھ تفسیر کی گئی ہے۔

(۱۰)۔۔۔۔تفسیر منہج الصادقین :

مصنف فتح اللہ بن شکراللہ الکاشانی ہے۔وفات ۹۹۷ھ یا ۹۸۸ھ میں ہوئی،یہ کتاب فارسی میں ہے ،ایران سے دس جلدوں میں چھپی ہے۔

(۱۱)۔۔۔تفسیر صافی :اسے تفسیر الاصفا بھی کہتے ہیں یہ تفسیر صافی کا مختصر ہے مصنف کا نام محمد بن مرتضیٰ اور مشہور لقب ملا محسن فیض کاشانی ہے وفات ۱۰۹۱ھ میں ہوئی۔

(۱۲)۔۔۔۔قرب الاسناد :

مصنف ابوالعباس عبداللہ ابن جعفر بن حسین الحمیری القمی ہے۔جو کہ بقول شیعہ گیارہویں امام حضرت عسکری کا شاگرد ہے۔یہ شیعہ مذہب کی اہمکتاب ہے۔

(۱۳)۔۔۔۔نہج البلاغة :

بقول شیعہ یہ وہ کتاب ہے جس میں حضرت علیؓ کے خطبات اور خطوط جمع کیے گئے ہیں،اور جامع کا نام ابوالحسن محمد رضی بن الحسن الموسوی ہے۔وفات ۴۰۶ھ میں ہوئی یہ کتاب بھی اہم ہے۔

(۱٤)۔۔۔مسند الامام رضا :

یہ کتاب دو جلدوں میں ہے جس میں شیعوں کے آٹھویں امام علی رضا بن موسیٰ کاظم کی روایات جمع کی گئی ہیں لہٰذا یہ کتاب بھی کتب حدیث میں اہم ہے۔

(۱۵)۔۔۔الاحتجاج (احتجاج طبرسی):

مصنف علی منصور احمد بن علی بن ابی طالب طبرسی ہے۔ متوفی ۶۲۰ھ احتجاج طبرسی دو جلدوں میں نجف سے چھپی ہے۔ اس کتاب میں کسی بات کا بغیر سند کے مذکور ہونا قوت کی دلیل ہے۔ خود مصنف نے لکھا ہے کہ: "ولا نا تی فی اکثر ما اکثر ما نورده من الاخیار یا مناده اما لو جود الاجماع علیه او موافقته لما دلت العقول الیه او لا شتهار ه فی الیر ولکتب بین المخالف و الموافق" (احتجاج طبرسی ج ۱/۴)

(۱۶)----فصل الخطاب کرمانی :

مصنف محمد کریم خان کرمانی یہ والئی کرمان ظہیر الدولہ ابراہیم خان کرمانی کا بیٹا ہے کریم خان ۲۴۶ کتب کا مصنف ہے۔ ۲۲ شعبان بروز پیر ۱۲۸۸ھ میں اس کی وفات ہے۔ فصل الخطاب میں اس نے صرف صحیح روایات لانے کا التزام کیا ہے، اور لکھا ہے: "اقتصر نا فی هذا الکتاب ا لمستطاب علی الاختبار الصحیحة شرعاً التی روتها ثقاة اصحاب وصححوها، وشهدوا علی صحتها دون سائر الاخبار" (فصل الخطاب ص/۶)

(۱۷)----الکتاب المبین :

مصنف محمد خان کرمانی، یہ کریم خان کا بیٹا ہے وفات ۲۰ محرم ۱۳۲۴ھ میں ہے، کربلا میں ہے، یہ کتاب دو جلدوں میں ہے: اس کی تعریف کرتے ہوئے علامہ زین العابدین نے لکھا ہے: "هو کتاب لا نظیر له من حیث جودة الترتیبوالتبوی بالا بواب وجمع الثنات کما لا یخفی المذکور فیه مرویة من الکتب المصححة"

(۱۸)----مجالس المومنین :

یہ کتاب شیعوں کے بہت بڑے علامہ قاضی سید نور اللہ شوستری کی تصنیف ہے۔ یہ وہ شخص ہے جو ساری زندگی بظاہر سنیوں کا قاضی بن کر حکومت کو دھوکہ دیتا رہا، اور بالآخر اس کا راز فاش ہوا، اور ۱۰۱۹ھ میں اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، اور شیعہ اسے شہید ثالث کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ اکبر شاہ کے دور میں تھا، اس کے بیٹے شاہ جہان کے دور میں بھی ابو کی نشانی رہا، لیکن اس کے دور میں راز فاش ہو گیا اور پھر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا۔

بڑے بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

(۱۹)----فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب :

یہ مصنف شیعوں کا خاتم الفقہاء والمحدثین حسین بن محمد تقی نوری طبرسی ہے۔ وفات ۱۳۲۲ھ ہے۔ یہ چودھویں صدی کا بہت بڑا (دجال) فقیہ اور محدث سمجھا جاتا ہے اور مستدرک الوسائل اسی کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ فصل الخطاب کو مصنف نے شیعوں کے عقیدے کے مطابق کعبۃ اللہ سے بھی

افضل جگہ مشہد علیؑ میں بیٹھ کر ۲۸ جمادی الاخریٰ ۱۲۹۲ھ میں مکمل کیا اور ۳۹۸ صفحات کی اس ضخیم کتاب میں موضوع صرف تحریف قرآن کا اثبات ہے۔

(۲۰) حق الیقین :

مصنف رئیس (المنافقین) المحدثین باقر مجلسی لعنۃ اللہ علیہ، ولادت ۱۰۳۷ھ اور وفات ۲۷ رمضان ۱۱۱۱ھ ہے باقر مجلسی شیعوں کا بہت بلند پایہ مصنف ہے اس کی کتابوں کے مطالعہ کی ترغیب دیتے ہوئے خمینی نے لکھا ہے: ''ان کتابوں کو جو فارسی میں مجلسی نے لوگوں کے لئے لکھی ہیں، پڑھو تا کہ بے وقوفی سے ذلت میں نہ پھنس جاؤ'' (کشف الاسرار ص ۱۲۱/)

(۲۱)۔۔حیات القلوب (فارسی):

یہ بھی باقر مجلسی کی کتاب ہے ۳ جلدیں ہیں موضوع نبوت و امامت ہے۔

(۲۲)۔۔۔جلاء العیون (فارسی) :

یہ بھی باقر مجلسی کی کتاب ہے موضوع چودہ معصومین کے حالات زندگی۔

(۲۳) ۔۔۔۔عین الحیات (فارسی):

یہ بھی باقر مجلسی کی کتاب ہے۔ موضوع مواعظ و اخلاق۔

(۲۴) ۔۔۔۔ حلیۃ المتقین (فارسی) :

یہ بھی باقر مجلسی کی کتاب ہے موضوع آداب و سنن۔

(۲۵) ۔۔۔۔ بحار الانوار (عربی) :

یہ بھی باقر مجلسی کی کتاب ہے، یہ کتاب ایک سو گیارہ جلدوں میں ہے۔

(۲۶)۔۔۔۔ الانوار النعمانیہ (عربی):

چار جلدوں میں ہے، مصنف سید نعمت اللہ بن عبداللہ بن عبداللہ الموسوی الجزائری ہے ولادت الجزائر کے قریہ صابیحہ میں ۱۰۵۰ھ میں ہوئی، اس کتاب میں صحت کا التزام کیا گیا ہے۔

(۲۷)۔۔۔۔۔الغیبۃ :

مصنف ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن جعفر نعمانی، عرف ابن ابی زینب ۔کلینی کا شاگرد ہے۔اس کتاب میں بھی صحت کا التزام کیا گیا ہے۔نعمان مصنف کے گاؤں کا نام ہے جو واسط اور بغداد کے درمیان ہے۔

کفریہ نظریہ کے خلاف ایک ردعمل

سپاہ صحابہؓ کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

دوسری دینی جماعتوں کی موجودگی میں سپاہ صحابہؓ کی کیا ضرورت تھی؟

جمعیت علماء اسلام، جماعت اسلامی، جمعیت علماء پاکستان، سواد اعظم اہل سنت اور دیگر مذہبی جماعتوں کی موجودگی میں سپاہ صحابہؓ کیوں بنی؟ یا اور اس قسم کے بے شمار سوالات عوام الناس کے ذہنوں میں پیدا ہوتے ہیں اور بعض لوگ تو یہاں تک کہنے لگتے ہیں کہ جب دوسری دینی اور مذہبی تنظیمیں موجود ہیں تو سپاہ صحابہؓ کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

قارئین کرام! بنیادی طور پر یہ بات ذہن میں رکھیں کہ اس دنیا میں ہر عمل کا ایک ردعمل ہوتا ہے۔ اگر آپ کسی کو گالی دیں گے تو سامنے والے کی طرف سے خیر کی توقع نہ رکھیں۔ اگر آپ کسی کے ساتھ زیادتی کریں گے تو وہ اس پر آپ کے خلاف احتجاج ضرور کریگا۔ اگر آپ کسی کے مال پر ناجائز قبضہ کریں گے تو وہ اس پر صدائے احتجاج ضرور بلند کریگا۔ آپ لوگوں کے حقوق غصب کریں اور چاہیں کہ وہ اس پر خاموش رہیں۔ آپ دوسروں کی عزت و وقار کی دھجیاں بکھیر دیں اور ان سے توقع کہ وہ آپ کی عظمت کو تسلیم کریں۔ یہ سوچ، یہ فکر، عبث ہے، آپ جو بوئیں گے وہی کاٹیں گے، ہر عمل (Action) کا ایک ردعمل (Re-Action) ضرور ہوگا۔ بعض لوگ سپاہ صحابہؓ کے وجود کو دیکھ کر تو کہتے ہیں کی دوسری مذہبی اور دینی جماعتوں کے ہوتے ہوئے سپاہ صحابہؓ کی کیا ضرورت تھی لیکن وہ اس پر غور نہیں کرتے کہ سپاہ صحابہؓ محض جذبات کی پیداوار نہیں بلکہ ایک ردعمل ہے۔

ایک شخص مسلسل آپ کے والد کی شان میں گستاخی کر رہا ہے آپ اسے سمجھاتے ہیں..... لیکن وہ باز نہیں آتا بلکہ وہ پوری ڈھٹائی کیساتھ کہتا ہے کہ "میں آپ کے والد صاحب کو گالی دینا عبادت سمجھتا ہوں اس لئے مجھے گالی سے کوئی نہیں روک سکتا" تو آپ آخر کب تک برداشت کرینگے؟ جب پانی سر سے گزر جائے گا اور آپ کی کوئی نصیحت اس پر کوئی اثر انداز نہیں ہوگی تو نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ کا ہاتھ اور اس کا گریبان۔ والد کا مقام و مرتبہ، عزت و وقار مسلم ہے لیکن ہمارے آقا و رسول ﷺ اور آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے والے عظیم المرتبت صحابہ کرامؓ وہ ہستیاں ہیں کہ ہمارے والدین، احباب، رشتہ دار جبکہ دنیا کے تمام اولیاء کرام مل کر بھی کسی ایک صحابیؓ کے مقام و مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے اس لئے کہ ان کی نسبت حضور ﷺ سے ہے۔ اور یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جس چیز کی نسبت حضور ﷺ کے ساتھ ہو جائے وہ چیز ادنیٰ ہونے کے بجائے اعلیٰ بن جاتی ہے۔ صحابہ کرامؓ وہ مقدس ہستیاں ہیں کہ بارگاہ رسالت ﷺ میں آنے کی وجہ سے انہیں وہ عزت ملی کہ رشک ملکوت بن گئیں۔ ابوبکرؓ آئے تو صدیق اکبر

بن گئے ۔عمرؓ آئے تو فاروق اعظمؓ بن گئے ۔عثمانؓ آئے تو وہ ذوالنورینؓ بن گئے ۔علیؓ آئے تو حیدر کرار بن گئے ۔بلالؓ آئے تو موذن مسجد نبوی ﷺ بن گئے ،ابو ہریرہؓ آئے تو حافظ الحدیث بن گئے، عبداللہ بن مسعودؓ آئے تو فقیہ الامت بن گئے ،عبداللہ بن عباسؓ آئے تو مفسر قرآن بن گئے ،ابی بن کعبؓ آئے تو استاذ القراء بن گئے ،معاویہؓ بن ابی سفیانؓ آئے تو نبی ﷺ کی دعاؤں کے مستحق بن گئے ۔جن عظیم ہستیوں نے بارگاہ رسالت ﷺ سے وہ فیض حاصل کیا کہ خود نبوت ﷺ پکار اٹھی کہ اگر دنیا میں کوئی راہ ہدایت پر گامزن ہونا چاہتا ہے تو میرے صحابہؓ کے دامن کو تھام لے کامیابی وکامرانی اس کے زیر قدم ہونگے ،جن کی تزکیت کرنے کے بعد خود نبوت ﷺ نے اعلان کیا کہ......اے لوگو! میرے صحابہؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرنا اور میرے بعد انہیں مشق طعن نہ بنانا کہ جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں ۔جب انکی پاک ،مقدس ،مبارک اور باعزت شخصیات کو پاکستان کی سرزمین پر کھلے عام گالیاں دی جانے لگیں اور ایک طبقے نے تلامذہ رسالت ﷺ کے خلاف زبان طعن دراز کرنا شروع کی اور تحریر وتقریر میں صحابہ کرامؓ کو کافر ،منافق ،مرتد ،زندیق اور جہنمی کہا جانے لگا تو اب ضرورت محسوس ہوئی کہ ایسی غلیظ تحریر وتقریر کا راستہ روکا جائے لیکن اس کار خیر کیلئے کون آگے بڑھے؟ کون ایسی غلیظ زبانوں کو روکے؟ کون ایسی مغلظات پر مبنی تقریروں پر پابندی لگائے؟ کون اپنی جان کو خطرات میں ڈال کر صحابہؓ کی ہستیوں کا دفاع کرے؟ بلاشبہ ہر عزت مند مسلمان صحابہ کرامؓ کا دل سے احترام کرتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے دامن رسالت سے وابستہ ہونے والی ایسی مقدس شخصیات کے خلاف بدزبانی برداشت نہیں کرسکتا لیکن صحابہ کرامؓ کی کردار کشی کرنے والا گروہ ایک منظم اور سازشی گروہ تھا دل ہی دل میں ہر مسلمان کڑھتا تھا کہ صحابہ کرامؓ جیسی مقدس شخصیات اب اتنی لاوارث ہوچکی ہیں کہ پورے ملک میں کوئی بھی ان ہستیوں کا دفاع کرنے کیلئے آگے بڑھنے کو تیار نہیں ۔کیا صحابہ کرامؓ کو ایسی گالیاں دی جاتی رہیں گی؟ نہیں نہیں ...... نہیں ۔پنجاب کے ایک پسماندہ علاقے ...... جھنگ سے ایک کمزور جسم والا لیکن جرتمند وبہادری کا نشان علامہ حق نواز شہیدؒ میدان عمل میں آیا اور دشمنان صحابہؓ کو ان کے گھروں میں جا کر للکارا ...... کہ اب بہت ہوچکی ،صحابہ کرامؓ کے خلاف بدزبانی حد سے متجاوز ہوچکی ،اب مزید برداشت کی گنجائش نہیں ہے اگر ملک بھر میں کوئی فرد وبشر ،ناموس صحابہؓ کے دفاع کیلئے میدان میں نہیں آیا تو دشمن خوش نہ ہو، حق نواز ،اگرچہ جسامت کے اعتبار سے کمزور ہے ،لیکن غیرت ومذہبی حمیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمنان صحابہ کرامؓ کو یہ بتادینا چاہتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کے وارث مرے نہیں بلکہ زندہ ہیں اور صحابہ کرامؓ کی عزتوں کا تحفظ کرنا جانتے ہیں۔

جب صحابہ کرامؓ کی توہین وتزلیل معمول بن گئی اور ایران میں خمینی کے انقلاب کے بعد پاکستان میں ایرانی تحریر کھلے عام فروخت اور تقسیم ہونے لگی جس میں صحابہ کرامؓ کو دنیا کا ارذل ترین گروہ اور اسلام کا دشمن ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ۔خمینی اور باقر مجلسی کی کتابیں حق الیقین ،کشف الاسرار ،حکومت

اسلامیہ، تذکرۃ الائمہ جیسی غلیظ کتب منظر عام پر آئیں اور اس کفر کا راستہ روکنے کیلئے کسی دینی، مذہبی یا سیاسی جماعت نے اپنی ذمہ داریوں کو محسوس نہ کیا تو بالآخر امیر عزیمت مولانا حق نوز جھنگوی شہیدؒ نے ۶ ستمبر ۱۹۸۵ء کو جھنگ کی سرزمین پر سپاہ صحابہؓ کی بنیاد رکھی اور یہ فیصلہ کرلیا کہ میں جان تو قربان کر دونگا مگر دشمنان اسلام شیعہ کی ناک میں نکیل ڈال کر رہوں گا۔

اگر کوئی دوسری جماعت، تنظیم یا انجمن اس ضرورت کو محسوس کرتی اور دشمنان صحابہؓ کی زبان طعن کو منظم طریقہ سے بند کرنے کی کوشش کرتی تو سپاہ صحابہؓ کے نام سے کسی جماعت کے وجود میں لانے کی ضرورت نہیں تھی لیکن جب اس ضرورت کو کسی نے محسوس نہ کیا اور دوسری طرف سے صحابہ کرامؓ کے خلاف تحریر و تقریر کے ذریعے ایک طوفان بدتمیزی برپا تھا تو اس طوفان کو روکنا ضروری تھا جس کے لئے سپاہ صحابہؓ وجود میں آئی اور اس نے دشمنان صحابہؓ کی حیثیت متعین کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صحابہ کرامؓ کے خلاف بدزبانی کرنے والا آج منہ چھپاتا پھر رہا ہے، سپاہ صحابہؓ اسے ہر فورم پر دعوت دیتی رہی ہے کہ وہ اپنا اسلام ثابت کرے لیکن وہ کسی فورم پر آنے کو تیار نہیں۔ اسلئے کہ ۱۴ صدیوں کی تاریخ میں سپاہ صحابہؓ وہ پہلی جماعت جس نے دنیا رفض اور شیعت کا راستہ اس قوت اور منظم انداز سے روکا ہے اور اسے بیچ میدان میں للکارا ہے کہ اب شیعہ کسی بھی فورم پر اپنا ایمان ثابت کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے اور نہ ہی اس میں اتنی ہمت ہے کہ اہل حق کے چیلنج کو قبول کر سکے۔

سپاہ صحابہؓ کے مقاصد و اہداف

سپاہ صحابہؓ کی تشکیل کا پس منظر اور وجوہات آپ کے علم میں آگئیں۔ اس لئے سپاہ صحابہؓ کے اہداف و مقاصد اور مطالبات کا اندازہ لگانا آپ کیلئے کوئی مشکل نہیں پھر بھی ایک جائزہ پیش کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ پتہ چل سکے کہ سپاہ صحابہ کیا چاہتی ہے؟۔

پاکستان کو سنی اسٹیٹ قرار دیا جائے

برطانیہ میں اس وقت دو فرقے پروٹیسٹنٹ Protestant اور کیتھولک Catholic موجود ہیں اس کے علاوہ بھی ان کے چھوٹے فرقے ہیں۔ لیکن اکثریتی فرقہ پروٹیسٹنٹ ہے لہذا پورے برطانیہ میں اصول کے مطابق ان کا پبلک لاء Public Law اسی فرقے کے عقائد کے مطابق ہے حالانکہ برطانویوں کی مذہبیت بھی آج کے دور میں برائے نام سی ہے۔ چنانچہ خود ملکہ الزبتھ کیتھولک فرقے سے ہے۔ مگر وہ اکثریتی آبادی کے قانون کی پابند ہیں۔ اسی طرح ایران میں اکثریتی آبادی شیعہ فرقے سے تعلق رکھتی ہے۔ وہاں اہل سنت کی واضح آبادی ہے جو تیس سے چالیس فیصد کے لگ بھگ ہے ان کو پبلک لاء میں تو بھلا کیا حیثیت ہوگی انہیں تو اپنی عبادت کیلئے مساجد و مکاتب تعمیر کرنے کی بھی اجازت نہیں، انہیں تعصب کی چکی میں پیسا جاتا ہے۔

وہاں خالصتاً شیعہ عقائد کے مطابق نظام وضع کیا گیا ہے غرض یہ کہ کوئی ملک مذہبی آزادی کے نام سے یہ احمقانہ حرکت کرنے پر تیار نہیں کہ ملک میں دو پبلک لاء نافذ کرے اگر ایسا بھی کیا جائے تو سارا نظام درہم برہم ہوجائے۔ مذہبی آزادی کا مفہوم تو پرسنل لاء میں ہی محفوظ ہوسکتا ہے سوچیئے کہ ناعاقبت اندیش حکمرانوں نے اہل سنت والجماعت کی ۹۵ فیصد آبادی کے عقائد وطرز زندگی کو حنفی فقہ کا نفاذ کس طرح نظر انداز کئے رکھا اور یہاں کس طرح بھانت بھانت کی بولیاں اور رنگ رنگ کے راگ الاپے گئے۔ فرقہ پرستی کی بھوت جس کا خوف ہر ایک حساس آدمی پر سوار ہے اس کا معقول حل اس کے سوا کیا ہے کہ مسلم اکثریت کو مطمئن کرنے کے لئے ان کا پبلک لاء نافذ اور دوسروں کے حقوق کا تحفظ بھی رکھا جائے۔

خلفاء راشدینؓ کے ایام سرکاری طور پر منانے چاہیے، قومیں اپنے محسنوں اور قومی مذہبی ملی شخصیات کے ایام سرکاری طور پر منا کر ان کے کارناموں کو اجاگر کرنے کا سامان کرتی ہیں جس سے ان کے کارنامے بھی زندہ رہتے ہیں اور اپنی بقاء بھی اسی میں مضمر ہے خلافت راشدہ کا دور اس کائنات میں نبویؐ دور کے بعد درخشندہ ترین دور ہے۔ خلفاء راشدین کا طرز حکومت نبویؐ دور کا ہی نمونہ ہے۔ جو سادگی، رعایا پروری کی بالیدگی، سکون وچین کی بہاروں کا عظیم شاہکار دور ہے۔ خلفاء راشدینؓ کی زندگیاں دنیا کے حکمرانوں کے لئے نمونہ حیات کا درجہ رکھتی ہے۔ ان کی تعلیمات اور بساط زندگی کی عطر بیزی سے ایک زمانہ منور ومعطر ہے۔

ان کی پاکیزہ حیات کے شب و روز انتہائی قابل فخر اور قابل تقلید ہیں، ان کی بیشتر اصلاحات سے غیر مسلموں نے بھی حصہ وافر پایا، ان کے کارناموں کو اقوام عالم کی تاریخ میں بڑا امتیازی مقام حاصل ہے، غیر مسلموں نے بھی کھلے دل سے ان کے کردار کے عظمتوں کے گن گائے ہیں۔

پاکستان جیسی نظریاتی مملکت میں سوائے عاشورہ محرم کے جبکہ اسے بھی غلط رنگ دیکر اور اس میں کئی قسم کی آمیزش کر کے حضرت حسین ابن علیؓ کی شہادت کے طور پر منایا جارہا ہے، باقی تمام خلفاء کرامؓ کے ایام جیسے وہ ہمارے ورثہ ہی نہیں نظر انداز ہیں

سپاہ صحابہ کا مقصد یہ ہے کہ ان کے سنہری دور کے کارناموں سے قوم کو آشنا کرنے کے لئے ان کے ایام سرکاری طور پر ذمہ داری سے منائیں جائیں

خلفاء اسلامؓ کے ایام وفات وشہادت

حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ	۲۲/ جمادی الثانیہ ۱۳ھ
حضرت سیدنا عمر فاروقؓ	یکم محرم الحرام ۲۳ھ
حضرت سیدنا عثمان غنیؓ	۱۸/ ذی الحجہ ۳۵ھ
حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ	۲۱/ رمضان المبارک ۴۰ھ
حضرت سیدنا امیر معاویہؓ	۲۲/ رجب المرجب ۶۰ھ

شیعہ کے ماتمی جلوسوں پر پابندی ہونی چاہیے اس وقت ایران، شام، عراق اور لبنان کے بعض صوبوں میں آبادی کے 55 سے 60 فیصد تک کا مذہب شیعہ ہے۔ ان تمام ممالک میں عاشورہ محرم میں ماتمی جلوسوں کی کہیں بھی ماتم کا تصور سرے سے موجود ہی نہیں، نامعلوم یہ غلط رسم اور فتنہ سامانیوں کی آماجگاہ یہاں کیسے مذہب کا اہم حصہ اور جزولاینفک بن گئی، شیعہ کے ماتمی جلوس ہر سال مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے لئے ہولناک مسائل و مصائب کالے کر آتے ہیں، جو کئی زخم چھوڑ جاتے ہیں، اس سے حکومت اور عوام ابھی تک سبکدوش نہیں ہو پاتے کہ نیا محرم ایک نئی لہر لے آتا ہے۔ ان خنجر بردار آتش یا مسلح جلوسوں میں اسلام کی مقدس ہستیوں پر تبراء بازی کی جاتی ہے مساجد کی بے حرمتی کی جاتی ہیں شام دن اور راتیں آلام کا ایک پہاڑ گراتی چلی جاتی ہے۔

حکومت اگر فرقہ واریت اور نفرتوں کے بیج اکھاڑنا چاہے تو ان جلوسوں کو جن کا مذہب اخلاق، قانون و شرافت سے کوئی تعلق نہیں فوری بند کر دے ایک سروے کے مطابق ۱۹۹۷ء سے لیکر آج تک محرم الحرام کے دوران نکلنے والے مسلح ماتمی جلوسوں کی وجہ سے جو شیعہ سنی فسادات ہوئے ہیں یا جو لوگ اس قسم کی آویزش کی نذر ہو کر ہلاک ہوئے۔ ان کی تعداد ہزاروں ہے اور لاکھوں زخمی ہوئے۔ اس کے علاوہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہوتا رہا مقدمات میں تین لاکھ سے زیادہ افراد کی گرفتاریاں ہوئیں اور کروڑوں روپے کی جائیدادیں واملاک تباہ ہوئیں جبکہ یہ جلوس شیعوں کی نظر میں بھی عبادت نہیں شرارت ہیں سپاہ صحابہؓ کا موقف یہ ہے کہ یہ بند کر دیئے جائیں تاکہ خس کم جہاں پاک۔ ورنہ انہیں ان کے عبادت گاہوں تک محدود کر دیا جائے۔

شیعہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا

۱۔ سپاہ صحابہؓ ملک میں قرآن وسنت کے منکرین، قرآن مقدس کو فرسودہ و تحریف شدہ، یا ابوبکرؓ و عمرؓ کی تبدیل کردہ ایک غیر معتبر کتاب قرار دینے والے، ختم نبوت ﷺ کے منکرین، اپنے بارہ اماموں کو نبیوں کے اوصاف کے حامل بلکہ بعض انبیاء سے بھی افضل و برتر ماننے والے، صحابہ کرامؓ و اہل بیتؓ اور امہات المومنینؓ پر سب و شتم کرنے والے، متعہ، تقیہ، بداء، تبراء، جیسی قبیح باتوں کا اسلام کے مقدس دامن پر دھبہ ڈالنے والے شیعہ کو قانونی و آئینی کافر قرار دلوانا چاہتی ہے

۲۔ مذہب حقہ کے تسلیم شدہ اصولوں میں سے کسی کی نفی کرنے والے، یا قرآن وحدیث کی روشنی میں امت کے مسلمہ اصولوں سے انحراف یا تاویل کر کے امت کے اثاثے کو ناقابل اعتبار ٹھہرانے والے، خیر القرون پر عدم اعتماد کا نظریہ رکھنے والے گمراہ فرقوں کا قانونی محاسبہ اور ان جیسی گمراہ کن تحریکوں کے خلاف حکومتی سطح پہ کاروائی چاہتی ہے۔

نظامِ خلافت راشدہ کا احیاء

ستاون (57) سال قوموں کو اپنی قسمت کی تبدیلی کے لئے بڑی مہلت ہوتی ہے مگر اس قوم اپنی اثاث سے غفلت برت کر ملک کی قسمت بنانے کی بجائے بگاڑنے کے طور طریقے اپنائے رکھے۔

اسلام کا نعرہ دے کر جس قوم کو بنائے پاکستان میں خون پیش کرنے، اپنی تباہیاں و بربادیاں دیکھنے، لٹنے پٹنے، اپنی بنی بنائی املاک چھوڑنے پر آمادہ کیا گیا تھا، اس کی ایک عظیم اکثریت اسلامی نظام کی منتظر ترستی جا چکی ہے اور باقی ماندہ مایوسی کے دوراہے پر کھڑی ہے، جبکہ نئی نسل کو اور ہی قسم کی تسلیاں دی جا رہی ہیں، کبھی اسلامی نظریاتی کونسل کبھی مشاورتی کمیٹیاں اور اسلام کا بالکل نیا ایڈیشن نکال کر ایک اور فتنہ کھڑا کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر فضل الرحمن نامی ایک مذہب دشمن کو قوم پر مسلط کیا گیا، غلام احمد پرویز کے نرالے نظریات کو اصلی اسلام قرار دینے کی سعی کی گئی، حکمرانوں نے اسلام، قرآن، عشق رسول ﷺ کے دعوؤں اور اخباری اور دیگر ذرائع ابلاغ ریڈیو ٹی وی کے تبصروں کے ذریعے اس ستاون سال کے عرصے میں اسلام کے ساتھ مذاق کیا، اگر اللہ تعالیٰ کا خصوصی رحم و کرم نہ ہوتا اور اہل حق علماء صلحاء اور مبلغین کی کاوشیں سدِ راہ نہ ہوتیں، تو شاید پاکستان میں حقیقی اسلام کی شکل بھی مسخ ہو چکی ہوتی اور "خاکم بدہن" ہم عذاب الٰہی کے حقدار قرار پاتے، بہر حال مقصد یہ ہے کہ اگر پاکستان میں حقیقی اسلامی نظام عدل جس کی عملی نفا کی شکل خلفاء راشدینؓ کے سنہری، روحانی اور ایمانی دور میں ہے، کو نشانِ منزل قرار دیا جاتا اور مخلصانہ نفاذ کی کوشش کی جاتی، تو جو صورتِ حال اب ہے ایسی ہرگز نہ ہوتی، مگر یہاں تو کھیل ہی عجیب طرح کے کھیلے گئے، جن میں منشیات اور دیگر حرام ذرائع کو فروغ ملا، بلکہ یہاں شراب خانے، قحبہ خانے، جیل خانے، عقوبت خانے اور اسلحہ خانے تعمیر ہوتے رہے اب بھی جب تک پورے خلوص سے نظام خلافت راشدہ جسے نظام شریعت، حکومت الٰہیہ، نظام مصطفیٰ ﷺ وغیرہ کے مختلف ناموں سے یاد کیا جاتا ہے، نافذ نہ کیا گیا، تو ملک کی جو حالت ہے، اس میں خیر و برکت اور امن و امان کی امید محض واہمہ ہوگا۔ سپاہ صحابہ کا یہ مطالبہ ملک کی بقاء کا مطالبہ ہے اور یہ سپاہ صحابہ ہی کا نہیں سب مسلمانوں کا نصب العین ہونا چاہیے۔

غیر ملکی مداخلت اور مذہبی جانبدار ختم کرنا پاکستان کی تاریخ میں آزادی کے باوجود غیروں کی مذہبی، تمدنی اخلاقی اثر پذیری نے ہمیشہ ہم پر ڈیرے جمائے رکھے، ہندو سے آزادی کے باوجود ہندوانہ رسوم ابھی تک اس طرح موجود ہیں، وہی ہولی دیوالی وغیرہ کی نقل، سہرا گانا، پتنگ بازی، مہندی وغیرہ، انگریز کی نقالی حجامت ولباس اور وضع قطع میں اور رہن سہن میں

وضع میں ہو تم نصاریٰ تو تمدن میں ہنود — یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

ملک میں کسی دوسرے ملک کے سفارتخانے کی مداخلت بے جا میں ایرانی سفارتخانہ سب سے

بازی لے گیا۔ ایرانی سفارتخانہ ثقافتی پروگراموں کی آڑ میں رافضی تہذیب کو عام کرنے کی کوشش میں رہتا ہے۔ فارسی زبان کی ترویج کے عنوان سے "خانہ فرہنگ ہائے ایران" نے پشاور، کراچی، لاہور، حیدر آباد، پنڈی، ملتان اور بھاولپور میں بڑے بڑے مرکز کھول رکھے ہیں، مگر حقیقی مقصد جواب مخفی نہیں رہا، ایرانی اسلحہ سپلائی کرنا اور قابل اعتراض سرگرمیوں پر پردہ پوشی اور نا قابل برداشت قسم کے لٹریچر کی تقسیم ہے۔ لاکھوں روپے شیعہ ذاکرین، مدارس، مکاتب اور اداروں کو دیا جاتا ہے، جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ ایرانی تخریب کاروں کی سرگرمیوں کی خبریں آئے دن اخبار میں آتی رہتی ہیں، جو ہمارے ان خیالات کا بین ثبوت ہیں سن ۱۹۹۵ء میں بے نظیر حکومت کی برطرفی کے بعد بے نظیر حکومت کے وزیر داخلہ نصیر اللہ خان بابر کا انٹرویو جنگ اور دوسرے اخبارات میں شائع ہوا، جس میں انہوں نے کہا کہ "شیعوں کی تمام تنظیموں کو اسلحہ ایران فراہم کرتا ہے۔ ایجنسیوں کے پاس اس بات کے ثبوت موجود ہیں اور سنیوں کی جماعتوں کو بیرون ممالک سے کوئی امداد نہیں آتی"۔ لہٰذا سپاہ صحابہ کا یہ جائز مطالبہ ہے کہ ایرانی سفارتخانوں کی قابل اعتراض سرگرمیوں کو سفارتی آداب کا پابند کیا جائے۔

قومی اعزازات اعیان امت کے نام معنون ہونے چاہئیں

ملک میں بہادری و جرأت صرف حضرت علیؓ تک محدود کر دینا صحیح نہیں، کیا حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان ذی النورینؓ، ابوعبیدہ بن جراحؓ، سید الشہداء حضرت امیر حمزہؓ، حضرت خالد بن ولیدؓ، طلحہؓ، زبیرؓ وغیرہ میں سے کوئی اس قابل نہیں سمجھا جاسکتا، کیا یہ ہمارے ہی ہیرو نہیں ہیں؟ ان کو نظر انداز کرنے کی کیا وجہ ہے، فوجی نہیں تو سول اعزازات کو ان حضرات کے ناموں سے نسبت دی جاسکتی ہے، اس لئے سپاہ صحابہ کا موقف یہ ہے کہ تمام امتیازی اوصاف کے تمغہ جات و اعزازات نبی کریمؐ کے احباء و اصحابؓ کی طرف منسوب کر کے اہل سنت کی حق رسی کی جائے اور ہمارے مذہبی تشخص کو مٹانے کی روش ترک کی جائے۔

انبیاءؑ، صحابہ کرامؓ، اہلبیت عظامؓ کے گستاخ کو سزائے موت ہونی چاہیے

یہ اتنا بدیہی مسلمہ اخلاقی و عقلی اور مذہبی اصول ہے، جس کا کوئی بھی انسان انکار نہیں کرسکتا، جو ذوات مقدسہ ہمارے ایمان کا حصہ ہیں، اور جن پر ہماری مذہبی تشخص کا مدار ہے، ان کی حیثیت کا ہی سرے سے انکار کر دیا جائے، یا انہیں گالی بکی جائے، ان کے ہی ایمان کا انکار کر دیا جائے، انہیں برا بھلا کہنا نہ یہ کہ صرف جائز بلکہ الٹا کار ثواب اور اول درجہ کی نیکی تصور کیا جائے، اس قسم کے نقطہ نظر کے گھناؤنا پن پر بھلا کسی کو شک وشبہ کی گنجائش ہے، ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ انبیاء، خلفاء راشدینؓ، صحابہ کرامؓ و اہل بیت ازواج مطہراتؓ کی ذوات قدسیہ کی عزت و حرمت بلا کسی امتیاز و ترتیب کے قانوناً محفوظ قرار دی جائے، اور گستاخ کے لئے سزائے موت یا عمر قید تجویز کی جائے، اس میں کسی رعایت کی گنجائش نہ رکھی جائے۔

حاصل گفتگو:

آخر میں تمام شعبہ ہائے زندگی اور تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں سے گزارش ہے، کہ سپاہ صحابہؓ کے موقف اور مشن کو غیر جانبدار اور ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ سوچیں اور فیصلہ کریں کہ کیا سپاہ صحابہؓ کے مطالبات ناجائز ہیں؟ کیا سپاہ صحابہؓ دہشت گرد جماعت ہے، یا وکیل صحابہ؟ کئی مرکزی قائدین جن میں بانی سپاہ صحابہؓ علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ، علامہ ایثار القاسمی شہیدؒ، علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ، مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ، مولانا اظہار الحق جھنگوی شہیدؒ، مولانا عبداللہ شہیدؒ علامہ شعیب ندیم شہیدؒ اور سینکڑوں کارکنوں کی شہادت کا بدلہ لینے تک کی بات نہ کی، الحمد اللہ سپاہ صحابہؓ وہ کام کررہی ہے، جو اللہ رب العزت نے قرآن میں کیا اور نبی کریم ﷺ نے کیا اور امت کو کرنے کی ہدایت فرمائی یعنی دفاع صحابہؓ۔

لمحہ فکریہ:

شیعت کے من گھڑت عقائد اور خود ساختہ نئی شریعت کے بعد اگر ایرانی حکومت یا دنیا بھر کے شیعہ اپنے اسلام کے دعویٰ میں اسی طرح اصرار کرتا چلا آرہا ہے۔ اور اس کے لئے محنت کر رہا ہے۔ تو مسلمانوں کی بھی شرعی ذمہ داری ہے کہ ان کے کفر کا اعلان بھی ایسی قوت اور جرأت سے کریں، یہ نہیں کہ کفریہ عقائد کو اسلام کا نام دیکر، دولت کے بل بوتے پر عام کیا جائے۔ تو اس پر مسامحت، چشم پوشی یا خاموشی اختیار کی جائے، شیعہ عقائد کی تکفیر پوری امت مسلمہ کا بنیادی فریضہ ہے۔ جس طرح قادیانیت کی تکفیر کے لئے پوری امت کا اتحاد عمل میں آیا تھا۔ اسی طرح اب وقت آچکا ہے۔ کہ دنیا بھر کے مسلمان شیعہ عقائد کے واضح ہو جانے اور کفریہ عقائد کے منظر عام پر آجانے کے بعد کسی قسم کی کوتائی اور غفلت سے کام نہیں لیں گے۔ کفر کو اسلام سے علیحدہ کر کے اسلامی فریضے پر عمل کریں۔ ورنہ!

لمحوں نے خطا کی........صدیوں نے سزا پائی

حدیث نبوی ﷺ!

اے علیؓ۔ میری امت میں ایک گروہ ہوگا جو اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کرے گا۔ (صحابہؓ پر طعن و تشنیع ان کی علامت ہوگی۔ ان کو رافضی کہا جائے گا۔ ان سے جنگ کرنا کیونکہ وہ مشرک ہونگے۔

سپاہ صحابہؓ صحابہ کرامؓ کی عظمت کو کہ درحقیقت اسلام کی عظمت ہے، اس کا دفاع اور پرچار کر رہی ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ سپاہ صحابہؓ کا موقف حق پر مبنی ہے تو اس کا ساتھ تمام تفرقات اور فروعی اختلاف سے بالاتر ہو کر دیجیے۔ اگر آپ سپاہ صحابہؓ کے کارکن نہیں بن سکتے تو کم از کم اس راہ میں رکاوٹ بھی نہ بنیں اور کسی نہ کسی درجہ میں تعاون کریں انشاء اللہ آپ کے لئے یہ کام روز آخرت نبی کریم ﷺ، صحابہ کرامؓ اور امی عائشہ صدیقہؓ کے قریب ہونے کا سبب بنے گا۔

انشاء اللہ.....ثم انشاء اللہ

زمانہ فساد میں نجات کا راستہ اور دین کیلئے معیار حق صحابہ کرامؓ ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائیگی سب کے سب جہنم میں جائیں گے مگر ایک جماعت، عرض کیا گیا کہ وہ جماعت کونسی ہوگی۔ فرمایا: جس طریقے پر میں اور میرے صحابہؓ ہیں۔ (ترمذی)

حدائی دستاویز یعنی قرآن اور محمدی مشعل یعنی احادیث کے جواہرات کو سمجھنے کیلئے اسی عہد کے لوگوں کو رہنما تسلیم کریں، اپنی اپنی بولیاں بند کر کے انہی کرنوں سے صحن چمن کو منور کریں، جو آفتاب رسالت سے صحابہ کرامؓ کی صورت میں روشن ہیں۔

روشنی کے ان میناروں کے بغیار ہدایت الٰہی اور احکام محمدی کی ضیا پاشی کا تصور کرنا جہاں خود کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے، وہاں ہدایات ابدی کا سچا مفہوم اور حقیقی معنی سمجھنے میں غلطی کا شدید خطرہ ہے، پھر فتنوں کے دور آشوب اور گمراہیوں کے نشیب وفراز میں ایک مسلمان کے لیے صحابہ کرامؓ ہی ایسی ہستیاں ہیں جو خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی اور اس کے اصلی تقاضے کو من وعن دنیا کے سامنے پیش کر سکتی ہیں۔

علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ